

چو تھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا

اجلاس مورثہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۰ء

بمطابق ۱۹ رمضان المبارک نالہ بروز یکشنسے

نیر صدارت ڈپٹی اسپیکر جاب غایت اللہ خان بازیٰ تین بیکر پندرہ منٹ شام تھے

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

مولوی عبد العزیز آخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِن الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هُوَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ كُرُوا
اللَّهُ ذِكْرًا كَثِيرًا لَّهُ وَسْتَحْوَهُ وَبَكْرَةً وَأَصِيلًا هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ يُخْرِجُ
بِحُكْمِ مِنَ الظُّلْمَتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ تَبَّعُوهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَكُمْ سَلَامٌ وَلَئِنْ
وَأَعْدَدْ لَهُمْ أَجْرًا كَيْرًا ۝

ترجمہ:- اے ایمان والویاد کر اللہ کی بہت سی یاد، اور پاکی یوتے رہو اسکی صبح اور شام
وہی ہی جو رحمت بھیجا ہی تم پر اور اسکے فرشتے تاکہ نکالے تم کو انہیروں سے اجائے میں اور
ہی ایمان والوں پر مہربان دعا انکی جس دن سے ملیں گے سلام ہے، اور تیار کھاہی انکے واسطے تو انہوں کا

مولانا عبدالسلام۔ وزیر پیکر ہمیلتہ اپنے نسخہ ملک :- جناب اپنے کر صاحب!
ہمارے گورنر صاحب اور صوبائی وزیر میر جاہ محمد یوسف جو کراچی میں زیر علاج ہیں دونوں کی
محبت یا بھلے بھلے دعا کی جائے۔

میر صابر علی بلوچ :- میر اپنے کر صاحب! ہمارے ایک تقبیل اور ہر دفعہ یہ سٹوڈنٹ
لیڈر جن پر کراچی میں تشدد کیا گیا اور شہید ہو گئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ انہی
مغفرت کیلئے بھی دعا کی جائے۔ ان کا نام نجیب احمد ہے۔

جناب ڈی پیکر :- مولانا صاحب تشریف لائے کردار عافر مائیں۔
(ایوان میں دعا کی گئی)

جناب ڈی پیکر :- بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اب وقفہ سوالات شروع ہوتا
ہے چہلا سوال میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے۔

۱۸۲ - میر جان محمد خاں جمالی

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ۔

(الف) کیا درست ہے کہ ضلع قلات سے سائٹ ضلع خضدار کیلئے چالیس اور ضلع جعفر آباد کے لئے دس بھے وی ٹی (۷.۰.۷. ل ۱) کی آسامیاں منظور کی گئی ہیں۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب ثابت میں ہے تو ضلع جعفر آباد اور ضلع قلات کی آبادی تقریباً برابر ہونے کے باوجود ان دونوں اضلاع میں بھے وی ٹی (۷.۰.۷. ل ۱) کی نکورہ بالاتناسب میں اس انتیاز کی وجہات کیا ہیں تفصیل دی جائے۔

مولانا اعلام مصطفیٰ (وزیر تعلیم)

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع قلات کے لئے سائٹ ہے وی ٹی پیچرہ کی آسامیاں دی گئی ہیں۔ بلکہ یہ درست نہیں ہے کہ ضلع خضدار کو چالیس اضافی آسامیاں دی گئی ہیں بلکہ صرف دس آسامیاں ہے وی ٹی پیچرہ کی دی گئی ہیں اور ضلع جعفر آباد کے لئے دس بھے وی ٹی پیچرہ کی آسامیاں دی گئی ہیں۔

(ب) گذشتہ سالوں میں ضلع قلات کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے جسکی وجہ سے

اس ضلع میں تعلیمی پس منڈگی میں اضافہ ہوا ہے اسکی نسبت ضلع جعفر آباد میں
گذشتہ سالوں میں مناسب تعداد میں بھے دی ٹپھر ز کی آسامیاں فراہم کی جاتی رہی
ہیں ان حالات میں مناسب سمجھا گیا تعلیمی صورت حال کو بہتر بنایا جا سکے۔

وزیر تعلیم :- جناب اسپیکر! سوال نمبر ۱۸۲ چار فروری ۹۰ء کے سمبولی
سیشن میں آچکا ہے اگر اسکو پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

میر جان محمد خان جمالی :- جناب اسپیکر۔ اسوقت تفصیل کچھ اور تھی جبکہ
اب کچھ اور ہے ایسیں لکھا ہے کہ گذشتہ سالوں میں ضلع قلات کو نظر انداز کیا جاتا تھا
مولانا صاحب مجھے گذشتہ سالوں کی تفصیل دے دیں۔ کہ کون کون اضلاع کو
نظر انداز کیا گیا جسے انگلش میں کہتے ہیں وہ ”بیک لگ“ کو پورا کرتے ہیں اپنے طور پر۔۔۔

وزیر تعلیم :- جیسے میں نے کہا یہ سوال پہلے بھی آتا تھا ضلع جعفر آباد
کو پر نسبت ضلع قلات کے زیادہ آسامیاں ملی تھیں وہی جواب ہے۔ لہذا ہم نے
ضلع قلات کو نسبتاً زیادہ آسامیاں دیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایک سال میں جہاں

بھی کمی ہو گی پوری کی جائے گی۔

میر جان محمد خان جمالی :- جناب اسپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ ان سالوں کی تفصیل دی جائے جن میں ضلع کو نظر انداز کیا گیا۔

وزیر تعلیم - بہر حال سوال میں یہ نہیں تھا کہ تفصیل دی جائے ہم دو^{۱۷} سال پہلے یعنی ۹۰-۱۹۸۹ء کی تفصیل معلوم کر کے آپ کو بتا دیں گے۔

جناب ڈسٹریکٹ اسپیکر :- اگلا سوال۔

نواب محمد سلم خان ریسानی :- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! جن پر ایوٹ اسکولوں کو گرانٹ دیتی ہے کیا اس کھاتہ کی بجائی پڑتاں ہوتی ہے یعنی یہ اکاؤنٹس آڈٹ ابٹل ہے؟ یا بعض یہ کہ وہ کھاتے پیش اور پڑائی نہیں دیتے؟

وزیر تعلیم ۱ - جی۔ اس سچلنے ایک کمی مقرر ہے وہ سالانہ چانچ پڑاں

کرتی ہے اس کے بعد وہ اپنی رپورٹ پیش کرتی ہے۔

نواب محمد اسلام رئیسانی ۱۔ جناب اسپیکر! میرا فرضی سوال یہ ہے کہ
مزدور نے مطابق گردانہ اخراج کے آفیسر اسٹیشنری پر چیز کے لئے اگر وہ پانچ
ہزار سے پہلے ڈال کو ڈینڈر نہ کال کرتے ہیں میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کیا ان پر بھی پرداز
لاؤ نہیں وہ آپ سے اجازت مانگ رکھ رکھتے ہیں یا ان کی اپنی مردمی سے ہوتا ہے
یعنی آپنے ایک لاکھ تک ہزار روپے کی گرامٹ انکودی ہے کیا اسے جہاں وچاہیں
خرچ کرتے ہیں؟

وزیرِ قیامت ۲۔ آپنے جو فرضی سوال کیا ہے میری سمجھ سے بالاتر ہے
یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کے لئے اگر آپ مستقل سوال کریں تو آئندہ سیشن میں
جواب دی دیں گے۔

نواب محمد اسلام رئیسانی ۳۔ جناب میرے اور آپ کے درمیان پہلتا
رہتا ہے اور میں خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہوں

میر جان محمد خان جمالی ۔
جناب اسپکر۔ ان کے درمیان پیار
محبت کی باتیں چلتی ہیں بہر حال میر اضمنی سوال یہ ہے کہ آپ ان اسکولوں کو
جو گرامس دیتے ہیں کیا پہ ترقیاتی مدد سے یا غیر ترقیاتی مدد سے دیتے ہیں؟

وزیر تعلیم ۔
ان سکولوں کو غیر ترقیاتی مدد سے فائدہ دئے جاتے ہیں۔
(مداخلت)

میر جان محمد خان جمالی ۔
عبد الحمید اچندری صاحب میں فارغ ہو جاؤں تو
پھر آپ فرستے کریں۔ بہر حال میر اضمنی سوال یہ ہے کہ جناب مولانا صاحب با ان اداروں
کو آپ کھرشنل تصور کرتے ہیں۔ کیا یہ اسکول تجارتی بنیادوں پر کام کرتے ہیں یا غیر
تجارتی بنیادوں پر؟ مولانا صاحب آپ تو اسلام کی خدمت کرتے ہیں دین کی خدمت
کرتے ہیں خلوص کے ساتھ لیکن ہر ادارے اپنی خدمت کرتے ہیں کیا رونما اس کی
اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔

وزیر تعلیم ۱۔ اصل میں یہ تعلیمی ادارے جن کو ہم غیر تجارتی سطح پر تصور کرتے ہیں لیکن یہ انگلی نیت پر منحصر ہے لیکن اسوق تو وہ غیر تجارتی اداروں کے نام سے چل رہے ہیں۔ آخر ہمارے ہی بچے ان میں پڑھتے ہیں۔ یہ ان کا حق ہے کہ ان کو گرانٹ دی جائے اتنی بخشن کی بات نہیں ہونی چاہیے

میر جان محمد خاں جمالی ۲۔ مولانا صاحب آپ کہتے ہیں بچوں کی تعلیم غیر تجارتی بنیادوں پر ہے لیکن یہ تو ہیوی ^{وہ ماہل} قسم کی فسیں لیتے ہیں جبکہ میرے اور آپ کے بچے گاؤں کے اسکو لوں میں مفت جا کر پڑھتے ہیں۔ یہ تو پانچ چھ سو روپے ماہانہ فسیں لیتے ہیں۔ جناب والا کیا وہ انہم ٹیکس دیتے ہیں۔ وہ تعلیم کی خدمت کرتے یا اپنی خدمت کرتے ہیں؟

وزیر تعلیم ۳۔ جناب اسپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تعلیم کی خدمت کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی خدمت کر رہے ہوں گے تو ہم ان کی گرانٹ بند کر دیں گے۔

۲۳۔ میر جان محمد خان جمالی ।

بیا وزیر تعلیم از راه کم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

صوبہ میں کل رجسٹرڈ شدہ پرائیویٹ سکولوں کی تعداد کتنی ہے نیز رواں مالی سال ۱۹۸۹-۹۰ میں ہر سکول کو کس معیار کے تحت کشیدر گرانٹ دی گئی ہے مطلع وار تفصیل دی جائے ۔

وزیر تعلیم ।

صوبہ میں کل رجسٹرڈ شدہ پرائیویٹ سکولوں کی تعداد ۹۶ ہے رواں مالی سال ۱۹۹۰ء میں مذکورہ سکولوں کے لئے بیالیس لاکھ روپے حکومت نے گرانٹ ان ایڈ منظور کی تھی ۔ پہ رقم مذکورہ سکولوں میں گذشتہ سال کے اخراجات کو ملاحظہ کرنے ہوئے تقیم کی گئی ہے نیز معیاری سکولوں کو نسبتاً رقم زیادہ فراہم کی گئی ہے ۔

پرائیویٹ سکولوں کی فہرست اور رواں مالی سال میں تقسیم شدہ رقم کی فہرست اور مطلع وار تفصیل جدول میں دی گئی ہے ۔

فہرست اوقافیں و اتفصیل میں کے تقسیمِ قوم (بماشے)
پرائیویٹ سکولز

35,15,000/-	۱ - کوئٹہ
2,35,000/-	۲ - سکنی
25,600/-	۳ - تیبو
30,000/-	۴ - جھرآباد
20,000/-	۵ - قلات
1,20,000/-	۶ - خضدار
1,60,000/-	۷ - تریت
20,000/-	۸ - گوادر

سال 1989-90

رقم	اسکول کا نام	نمبر خمار
1,50,000/-	کوئٹہ پیلس سکول کوئٹہ	۱
3,00,000/-	اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ	۲
1,90,000/-	اسلامیگنہائی سکول کوئٹہ	۳

- ۱ - اسلامیہ پبلک سکول کوئٹہ
 ۲ - سینٹ مائیکل ہائی سکول کوئٹہ
 ۳ - تعمیر پرائمری سکول کوئٹہ
 ۴ - تعمیر نو ہائی سکول کوئٹہ
 ۵ - تعمیر نو ہائی کالج کوئٹہ
 ۶ - سکردو ہارٹ گرلز ہائی سکول کوئٹہ
 ۷ - سینڈر ڈپبلک سکول کوئٹہ
 ۸ - سینٹ گرام سکول کوئٹہ
 ۹ - سینٹ فریزہ گرلز ہائی سکول کوئٹہ
 ۱۰ - مسلم ماڈل پرائمری سکول کوئٹہ
 ۱۱ - ابیبل (شعل) سکول کوئٹہ کینٹ
 ۱۲ - تعمیر نسل نو سکول کوئٹہ
 ۱۳ - بلند ایسوی ایشن
 ۱۴ - نئی انجل پرائمری سکول کوئٹہ
 ۱۵ - پیپر ہائی سکول کوئٹہ -

۱۹	نیشنل فاؤنڈیشن سکول مستونگ	۲۰۰۰۰/-
۲۰	فاسیپیبلک سکول کوئٹہ	۳۰۰۰۰/-
۲۱	قامپیبلک سکول کوئٹہ	۲۵۰۰۰/-
۲۲	پاک پبلک سکول کلی بنگلزی کوئٹہ	۲۵۰۰۰/-
۲۳	پاک پبلک سکول سیلی یت ٹاؤن کوئٹہ	۲۵۰۰۰/-
۲۴	پاک پبلک سکول ڈپرہ مرد جالی	۲۵۰۰۰/-
۲۵	پاک پبلک سکول سبیتی	۲۵۰۰۰/-
۲۶	حیب پبلک سکول کوئٹہ	۲۰۰۰۰/-
۲۷	علی مادل سکول کوئٹہ	۲۰۰۰۰/-
۲۸	ڈیف اینڈ ڈم سکول کوئٹہ	۲۵۰۰۰/-
۲۹	سینٹ جوزف کافونٹ سکول کوئٹہ	۲۵۰۰۰/-
۳۰	فاطمہ جناح ہائی سکول کوئٹہ	۱۲۰۰۰/-
۳۱	پبلک سکول خضدار	۱۲۰۰۰/-
۳۲	پبلک سکول تریت	۱۲۰۰۰/-
۳۳	ہج - آر - اسچ آغاخان سکول گوادر	۱۰۰۰۰/-

۳۴	مدرسہ اطفال کی جی ایس کالونی کوئٹہ ۱۰۰۰۰/-
۳۵	تعمیر ملت سکول تربت ۲۰۰۰۰/-
۳۶	چلدرن گارڈن پرائمری سکول کوئٹہ ۲۰۰۰۰/-
۳۷	پوا گرلز ہائی سکول کوئٹہ ۲۰۰۰۰/-
۳۸	نماز درس جاہ پرائمری سکول کوئٹہ ۲۰۰۰۰/-
۳۹	ایس ٹی میری ہائی سکول کوئٹہ ۲۵۰۰۰/-
۴۰	لش فاکس پرائمری کوئٹہ ۳۰۰۰۰/-
۴۱	ایگل پبلک سکول کوئٹہ ۳۰۰۰۰/-
۴۲	مسلم پبلک شیشن پبلک سکول سٹولائیٹ ٹاؤن کوئٹہ ۲۵۰۰۰/-
۴۳	جنماج کے بی سکول اوستہ محمد ۱۰۰۰۰/-
۴۴	مراد پبلک سکول ڈیرہ اللہ یار ۱۰۰۰۰/-
۴۵	سینٹ شفین گرلز سکول ارباب کرم خان نوڈ کوئٹہ ۱۰۰۰۰/-
۴۶	بیٹ وے میڈل سکول سٹولائیٹ ٹاؤن کوئٹہ ۱۰۰۰۰/-
۴۷	اسلام پبلک سکول ڈیرہ اللہ یار ۱۰۰۰۰/-
۴۸	کوئن میری میڈل پرائمری سکول کوئٹہ ۱۰۰۰۰/-

۵۹	- سن رائٹر پلیک سکول کوٹٹہ	- ۱۰۰۰/-
۵۰	- بیپی پلڈن سکول کوٹٹہ	- ۱۰۰۰/-
۵۱	- تعمیر علت پلیک سکول کوٹٹہ	- ۱۰۰۰/-
۵۲	- بلوچستان گرامر سکول کوٹٹہ	- ۱۰۰۰/-
۵۳	- خواہ بہر پاٹمری مادل سکول کوڑڑہ	- ۱۰۰۰/-
۵۴	- نبو سریسید مادل پلیک سکول کوٹٹہ	- ۱۰۰۰/-
۵۵	- نیشنل اکیڈمی برلن پاٹمری ایکوکشناں کوڑڑہ	- ۱۰۰۰/-
۵۶	- سینٹ انھونی سکول کوڑڑہ	- ۱۰۰۰/-
۵۷	- پلیک مادل سکول ہزاری	- ۱۰۰۰/-
۵۸	- پلیک سکول سبی -	- ۲۰۰۰/-
۵۹	موجودہ تقاضا - - / ۵۰۰۰	- ۷۵۰۰/-
	کل میزان	- ۲۲۵۰۰۰/-

میر جان محمد خان جمالی ۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر میر ضمی سوال یہ ہے
اگر آپ جواب کو تفصیل سے پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ سیرون نمبر ۱۳ پر ایک سکول جس کو گذاشت

دی گئی ہے اب ایں رشد نشان ہے اسکا۔ میری اطلاع کے مطابق پر کوئٹہ کینٹ کا اسکول ہے اور یہ فوجیوں کا ادارہ ہے صوبائی حکومت کی طرف سے اسے گرانٹ دیجی ہے۔ کیا فوجی اداروں کو بھی صوبائی حکومت گرانٹ دیتی ہے؟

وزیر تعلیم ۱۔ آپ فرما تفصیل میں بتائیں۔

میر جان محمد خان جمالی ۱۔ نمبر ۱۲ دیکھس۔ دسمجع چار براہر ہے چودہ۔

وزیر تعلیم ۱۔ اسمیں کیا احتراق ہے؟

میر جان محمد خان جمالی ۱۔ میں پھر دہراتا ہوں۔ یہ جو اب ایں لکھا ہوا ہے دو خانوں کے درمیاں شعلہ ہے اب ایں انکاشان ہے اور یہ نشان فوج کی سولہ ڈویژن ہے کیا صوبائی حکومت کو انہیں گرانٹ دینے کا اختیار ہے؟ یہ اسکول چھاؤنی میں ہے کیا آپجو یعنی صوبائی وزیر تعلیم کو انہیں گرانٹ دینے کا اختیار ہے؟

وزیر تعلیم جناب والا بہ پرائیویٹ ادارہ سمجھا جاتا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی :- چلیں مان لیا فوج بھی پرائیویٹ ادارہ ہو گیا ہے۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزائی ۱۔ (ضمنی سوال) جناب والا مولانا صاحب یہ بتائیں کہ وہ جو اسکولوں کو امداد دے رہے ہیں اس کے لئے انہوں نے کیا معیار CBTARIA کر پیشہ کیا ہے۔ وہ کس پہانے سے امداد تقسیم کردے ہیں؟

وزیر تعلیم ۱۔ جناب والا اس کے لئے تو حکومت نے ایک جامع پالیسی وضع کی ہے اور کوئی بھی اگر اسکوں پرائیویٹ طور پر کھلتا ہے پہلے تو اس کو دس ہزار روپے بطور امداد دے جاتے ہیں اس کے بعد اسکی کار کردگی اور معیار کو دیکھا جاتا ہے۔ وہاں تعداد طلباء دیکھی جاتی ہے۔ اس کے حساب سے گرانٹ دی جاتی ہے اگر کار کردی ٹھیک نہیں تو امداد کم کی جاتی ہے

مسٹر عبد الحمید خان اچکزائی ۱۔ جناب والا بہ کار کردگی والا مسئلہ بہت ہی پیچیدہ ہے

کار کر دیگی اور معیار جانپنے کے لئے مولانا صاحب کے پاس کیا ارادہ ہے مگر طرح سے وہ اس کی نگرانی کرنے ہیں۔ کہ کوئی اسکول میمار پر پورا انتہا نہیں۔ اسکو لوں کو کتنی گرانٹ دی جائی چاہئے یا نہیں۔ اس میں کئی مسائل ہونے کا مکان ہے۔ پرشن انسٹریٹ ہو سکتی ہے یہ تو بہت پیچیدہ مسئلہ نظر آتا ہے وہ اس کو کس طرح سے حل کر رہے ہیں۔

وزیر تعلیم ۱۔ محمد تعلیم کے پاس اپنا اسٹاف موجود ہے فتحرانی کرتے ہیں اور ہم اپنے مکھے کے لوگوں سے ہی یہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اس کے معیار تعلیم کو بھی دیکھتے ہیں۔ پھر امدادی جاتی ہے۔

جناب ڈیسٹریکٹ اسپلائر ۲۔ اگر ایک سوال پر اتنے ضمنی ہوں تو ہم ان کو شام تک نہیں نہیں سمجھتے ہیں۔ آپ ضمنی سوال منفصل کریں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی ۳۔ جناب والا! اگر ہم ضمنی سوال نہ کہیں اور جواب نہ ملیں تو یہ سوالات کرنے کا کیا فائدہ ہے کیا ہم بغیر سوال کئے گھر پلے جائیں اور اسکے جوابات وہیں پڑھ لیں ہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر م۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اس سوال پر کتنے فضی ہو چکے ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب والا! میرا وزیر تعلیم سے ایک بہضمنی سوال ہے کہ وہ جو مختلف اسکولوں کو گرانٹ دیتے ہیں وہ بعد میں خریداری سرکاری ادارے سے کرتے ہیں یا ان کی مرضی ہے وہ کہیں سے سامان خرید لیتے ہیں اور یہ پاؤٹ ادارے جن کو اتنی بھاری گرانٹ دی جاتی ہے وہ یہ سامان کہاں سے خریدتے ہیں سرکاری اسکولوں میں تو اسٹیشنری حکومت خود خرید کر فراہم کرتی ہے یہ کہاں سے خریدتے ہیں۔ کیا انکے لئے کوئی پابندی ہے؟

وزیر تعلیم :- نہیں ہم کسی شرط کے ساتھ ان کو امداد نہیں دے سہے ہیں کہ آپ فلاں محلے سے خریدیں۔ ہم صرف ان کو پیسہ دیتے ہیں یہ ان کی مرضی کا ہے وہ جس سے خریدیں اور جس کمپنی سے خریدیں۔

میر صابر علی بلوچ : (ضمنی سوال) جناب والا! یہ جو مختلف اسکولوں کو گرانٹ دئے گئے ہیں ان میں کچھ ایسے اسکول ہی ہیں جن میں انگریزی تعلیم دی جاتی ہے اور کچھ اپسے اسکول بھی ہیں جن میں مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔ کیا گرانٹ دیتے وقت سرکار نے اس چیز کا خیال رکھا ہے کہ کس ادارے کو کتنا امداد دینا ہے اور اس کے لئے معیار کیا مقرر کیا ہے۔ ہب کیا انہوں نے مذہبی اسکولوں پادوسرے اسکولوں کے لئے انہوں نے کوئی واضح طریقے سے پالیسی مقرر کی ہے کہ مذہبی اسکولوں کو زیادہ امداد کی جائے دوسرے کو کم دیا جائے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ امداد دیتے وقت اس چیز کا خیال رکھا گیا تھا۔ کہ کس ادارے کو کتنا امداد دینا ہے؟

وزیر تعلیم : ہم کارکردگی اور معیار کو دیکھتے ہیں جہاں بھی کارکردگی زیادہ ہو گی۔ اور طلباء کی تعداد زیادہ ہو گی وہاں زیادہ امداد دی جائے گی۔

جناب اپنیکر :

اگلا سوال۔

۲۱۱۔ مسٹر عبدالحید خان اچکزئی

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں ہائی سکولوں کی کل تعداد کتنی ہے فملع وار تفصیل دی جائے نیز ہر سکول میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد بھی بتائی جائے -

(ب) دسمبر ۱۹۸۸ء تا جنوری ۱۹۹۰ء کے دوران محدث تعلیم کے با اختیار عہدہ داران / آفیسران، سینکڑری اور ڈائریکٹر حاجبان نے کتنے اضلاع کے ہائی سکولوں کا معائنہ کیا ہے فملع وار تفصیل دی جائے -

وزیر تعلیم

صوبہ بلوچستان میں مردانہ ہائی سکولوں کی تعداد ۲۰۹ اور زنانہ ہائی سکولوں کی تعداد ۵۱ ہے - اس طرح جمد ہائی سکولوں کی تعداد ۲۶۰ ہے - جن کی فملع وار تفصیل حسب ذیل ہے -

فملع کوٹسٹہ مردانہ ہائی سکولوں

نمبر شار	نام سکول	ہائی سکول ہئے	تعداد طلبہ
- ۱	"	"	۳۳۶
- ۲	" پنجابی	"	۱۵۷
- ۳	" پکنکاں	"	۳۶۴
- ۴	" پنجی بیگ	"	۸۳۹
- ۵	" اسٹشیل	"	۱۵۱۶
- ۶	" سینٹرل	"	۱۰۸۶
- ۷	" ٹیکنیکل	"	۳۸۹
- ۸	" مسلم آباد	"	۹۱۶
- ۹	" سندھیں	"	۱۸۰۵
- ۱۰	نیدان خان ہائی سکول	"	۸۳۱
- ۱۱	جامع	"	۳۸۳
- ۱۲	کلی شیخانہ	"	۵۵۱
- ۱۳	کلی گل محمد	"	۸۴۰
- ۱۴	کلی کوتوال	"	۱۰۵۶

نمبر تھار	نام سکول	تعداد طلبہ
۱۵	سرپاپ مل ہائی سکول	۷۸۰
۱۶	کلی اسحاقیل "	۳۱۲
	زنانہ ہائی سکول	تعداد طالبات
۱	لیدھی سنڈیمن ہائی اسکول	۹۰۳
۲	مشن روڈ "	۳۲۷
۳	اسلام آباد "	۱۰۰۴
۴	پوٹھل کافلی "	۱۲۲۷
۵	قلعہ کاسی "	۴۴۶
۶	پوا گرلن "	۳۱۶
۷	پاک گرلن "	۳۳۱
۸	ریلوے "	۲۱۹۷
۹	ہدھ گرلن "	۷۲۲
۱۰	سلامٹ ٹاؤن "	۹۰۳
۱۱	چھپ بیگ "	۳۱۲

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طالبات
۱۲	سید آباد گرگز هائی سکول	۷۴۲
۱۳	حاجی غلبی روڈ گرگز »	۱۰۶۸

ضلع خاران

۱	مرانہ هائی سکول	
۱	گورنمنٹ هائی سکول خاران	۵۲۸
۱	» بسمیہ	۱۵۹
۱	» لڑگشت	۱۴۱
۱	» کُنڑی	۱۲۸
۱	» واشک	۱۲۵
۱	زنانہ چائی سکول	
۱	گورنمنٹ هائی سکول خاران	۲۶۹

ضلع گوادر

نمبر شمار	مردانہ ھائی سکول	تعداد طلباء / طالبات
۱	گورنمنٹ چھائی سکول پسندی	۱۳۶۳
۲	" جیونی "	۳۰۳
۳	" اور مارہ "	۲۲۵
۴	" سرپندر "	۲۷۸
۵	" بشکان "	۲۰۷
۶	" گوادر "	۷۵۳
	زنادہ ہائی سکول	
۱	گورنمنٹ گرزہ ہائی سکول گوادر	۲۶۹

ضلع پنج گور

سداد ہائی سکول

۱	گورنمنٹ ہائی سکول عسائی	۳۳۸
۲	" پنج گور "	۳۹۰
۳	" نگرم کان "	۶۱۰

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء / طالبات
۱۳	گورنمنٹ ہائی سکول خدا باظان	۶۳۳
۱۵	" " تپ	۳۰۵
۱۶	" " وشبور	۳۰۵
۱۷	" " ڈسپروم	۹۸
	زنانہ ہائی سکول	
۱۸	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنجگور	۳۶۶
۱۹	" " خدا باظان	۳۰۰

ضلع پشاور

	مسماۃ ہائی سکول	
۱	گورنمنٹ ہائی سکول پشاور	۱۷۹۸
۲	" " چمن	۱۶۸۴
۳	" " بوستان	۱۶۸
۴	" " من زکی	۲۵۸

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء / طالبات
۵	گورنمنٹ ہائی سکول کربلا	۳۰۶
۶	خاؤزی	۳۴۶
۷	برشور	۲۲۶
۸	گلستان	۳۶۶
۹	چھپیان	۱۳۹
۱۰	فرشان	۱۲۱
۱۱	مروہ کارینڈ	۲۳۲
۱۲	رود چاندی	۱۶۳
۱۳	قلعہ عبد اللہ	۲۳۳
۱۴	خانگزی	۲۳۲
۱۵	پیر علی زی	۳۱۱
۱۶	علی فیضیا	۲۶۳
۱۷	حیرمندی	۵۱۸
۱۸	خسرو	۵۱

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء/طلبات
۱۹	گورنمنٹ ہائی سکول گلخانہ خوشدل فان	۲۷۳
۲۰	ماغ پر شور " "	۱۳۱
۲۱	مرغز کریازئی " "	۱۰۸
زمانہ الٹے سکولے		
۱	گورنمنٹ مکران ہائی سکول چشین	۴۱۰
۱۲	" " چمن	۵۲۶
۱۳	" " گلستان	۲۳۹
۱۴	" " گلستان خاوزئی	۲۹۸
۱۵	" " گلستان بوستن	۱۵۲

صلح قللات

نمبر شمار	مردانہ ہائی سکول	تعداد طلباء/طلبات
۱	گورنمنٹ ہائی سکول قلات	۳۹۵
۱۲	" " کامک	۳۱۹

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباً / طالبات
۱۳	گورنمنٹ ہائی سکول سوراپ	۲۹۸
۱۴	گردگاپ	۲۶۱
۱۵	ولی خان	۳۱۶
۱۶	مہموگوارام	۱۸۸
۱۷	پائلٹ سینکڑی سکول مونگ	۵۰۱
۱۸	اسپلینی	۱۰۳
۱۹	پرنسپل آباد	۲۳۹
۲۰	پولیس لائس قلات	۲۶۸
۲۱	عمر آباد	۱۸۲
۲۲	محمد شہی	۱۲۱
۲۳	کوہنگ	۹۲
۲۴	دیکھڑ	۸۶
۲۵	زنانہ ہائی سکول	
۲۶	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول قلات	۴۳۰

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء/ طالبات
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پینگ آباد	۳۰۵
۲	" مسٹرنگ	۲۱۸
۳	" محمد شاہی	۲۲۹

صلع خپدار

نمبر شمار	مردانہ ہائی سکول	تعداد طلباء (طالبات)
۱	گورنمنٹ ہائی سکول خپدار	۸۰۱
۲	" " مشکل	۲۶۸
۳	" " آکاران	۲۶۹
۴	" " زہری	۲۳۸
۵	" " جبری	۲۳۵
۶	" " نال	۱۹۴
۷	" " وڈھر	۱۲۳

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباہر/ طالبات
- ۸	گورنمنٹ ہائی سکول باغ بڑا	۲۱۶
- ۹	د م خزان	۱۹۵
- ۱۰	د اورنچاپ	۲۰۳
- ۱۱	د مشک سوراب	۱۸۵
- ۱۲	د زیدی	۱۸۶
- ۱۳	د نکھان	۲۵۷
- ۱۴	د شندی	۱۳۲
- ۱۵	د پروفز	۲۱۶
- ۱۶	د گورک	۱۳۶
- ۱۷	د کرک جاؤ	۱۶۸
- ۱۸	د کرنخ	۲۳۸

زنانہ ہائی سکول ہے

۱ - گورنمنٹ ہائی سکول خضدار ۲۲۷

صلع سبیله

نمبر شمار	مردانہ ہائی سکول	تعداد طلباں/ طالبات
۱	گورنمنٹ ہائی سکول بیدلہ	۱۶
۲	اوائل	۱۰۲۷
۳	لاکھڑا	۲۱۸
۴	گڈان	۳۱۰
۵	درجی	۱۰۱
۶	عارف والا	۲۲۰
۷	اسٹیبلانی	۱۹۰
۸	حب چوکی	۲۳۶
۹	وندر	۲۵۱
۱۰	موسانی	۲۳۹
۱۱	جاہیوسف آباد	۱۲۵

نمبر خار	نام سکول	زنانہ ہائی سکول	تعداد طلباء / طالبات
- ۱	گورنمنٹ ہائی سکول بیدر	-	۳۴۲
- ۲	اوٹھل	-	۲۱۸
- ۳	صب	-	۳۹۶

قلع کوہلو

مردانہ ہائی سکول	گورنمنٹ ہائی سکول کوہلو	۱۷۵
"	کاہان	۲
"	میونڈ	۳
زنانہ ہائی سکول		
گورنمنٹ ہائی سکول کوہلو	-	۱۷۹

صلع ثوب

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلبہ/ طالبات
۱ -	مردانہ ہائی سکول	
۱ -	گورنمنٹ ہائی سکول ثوب	۵۳۵
۲ -	" " اپوزٹی	۱۶۳
۳ -	" " کلی شینگان	۷۰
۱ -	زنانہ ہائی سکول	
۱ -	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ثوب	۷۳۲

صلع چاغنی

۱ -	مردانہ ہائی سکول	
۱ -	گورنمنٹ ہائی سکول نوشکی	۹۶۹
۲ -	" " والبندیں	۳۸۵
۳ -	" " نوکنڈی	۳۰۵

تعداد طلباء / طالبات	نام سکول	نمبر شمار
۲۵۵	گورنمنٹ ہائی سکول احمدوالا	- ۲
۱۹۵	چاغنی	- ۵
۳۸۵	کلی خدا نے ریم	- ۶
۳۶۴	کلی میگل	- ۷
	زنادہ ہائی سکول	
۲۳۳	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول توشکی	۱ -
۳۳۷	دالبندیں	۲ -

صلع قلعہ سیف اللہ

مردانہ ہائی سکول	
۳۷۸	گورنمنٹ ہائی سکول قلعہ سیف اللہ
۲۸۶	مسلم پارک
۵۹	شرن جو گیری
۴۳۰	کان مہترنگی

۱ -	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مسلم باغ	۲۸۰
۲ -	قلعہ سیف اللہ	۱۹۲

صلح تمبو

مردانہ ہائی سکول						
۸۶۳	گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ مراد جمالی	-	-	-	-	۱
۱۰۹	کوٹ میںگل	-	-	-	-	۲
۱۵۶	پتھر	-	-	-	-	۳
۲۰۱	چھینچی	-	-	-	-	۴
۱۲۸	شوری داتا	-	-	-	-	۵
۱۰۳	میرداہ	-	-	-	-	۶
۱۵۵	غزیز آباد	-	-	-	-	۷
	زنانہ ہائی سکول	-	-	-	-	۸

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء / طالبات
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈپرڈ مراد جمالی	۳۰۰

صلع تربت

نمبر شمار	مردانہ ہائی سکول	گورنمنٹ ہائی سکول تمب	نمبر شمار
۱		گورنمنٹ ہائی سکول تمب	۱
۲		" " " مند	۲
۳		" " " تربت	۳
۴		" " " الغار	۴
۵		" " " بلیدہ	۵
۶		" " " شارت	۶
۷		" " " قلائیک	۷
۸		" " " بنگوہ	۸
۹		" " " نصیر آباد	۹
۱۰		" " " دشت کڈان	۱۰

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء / طالبات
-	مردانہ ہائی سکول	
۱۱	گورنمنٹ ہائی سکول نوروز آباد	۳۶۸
۱۲	" بالچھہ	۲۶۹
۱۳	" کوش قلات	۲۷۷
۱۴	" پدرک	۳۸۹
۱۵	" پینار	۲۵۰
۱۶	" گومازی	۲۸۴
۱۷	" شاہی تپ	۳۱۱
۱۸	زنانہ ہائی سکول	
۱۹	گورنمنٹ ہائی سکول تربت	۳۰۲

صلع سجی

مردانہ ہائی سکول	گورنمنٹ ہائی سکول سبی	۱۰۱۹
------------------	-----------------------	------

نمبر شمارہ	نام سکول	تعداد طلبیاں / طالبات
۱	گورنمنٹ ہائی سکول لوئی	۱۹۱
۲	" کرک	۱۲۱
۳	" شارگ	۱۶۲
۴	" ٹلی	۲۵۸
۵	" بجک	۲۸۳
۶	" ہرنالی	۳۶۳
۷	" ناکس	۵۲
۸	" دھپال خورد	۵۲۳
۹	" ریلوے کالوئی	۲۰۱
۱۰	" بدرا	۵۹
زنانہ ہائی سکول		
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سبی	۷۲۹
۲	" لوئی	۷۳
۳	" ہرنالی	۴۲۷

ضلع ڈیزگٹی

نمبر شمار	مردانہ ہائی سکول	تعداد طلبہ/طلبات
۱ -	گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ بھٹی	۳۲۶
۲ -	" " پیکٹری	۶۳
۳ -	" " عالم	۹۲۳۳۶
۴ -	" " سوئی	۳۲۰
۵ -	" " جیب رائی	۱۳۲
۶ -	" " قلندرانی	۹۱
۷ -	" " شم خیزان	۹۳
۸ -	" " حاجی عیاں خان	۷۵
۹ -	زنادہ ہائی سکول	
۱۰ -	<u>گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ بھٹی</u>	۱۸۹

ضلع لورالائی

نمبر شمار	نام سکول	مروانہ ہائی سکول	تعداد طلبہ / طالبات
۱	گورنمنٹ ہائی سکول لورا لائی ٹاؤن	"	۲۹۱
۲	" دکی	"	۲۹۲
۳	" درک	"	۱۵۰
۴	" ڈرگن	"	۲۳۲
۵	گورنمنٹ مادل سکول لورا لائی	"	۷۰۳
۶	ہائی سکول مختصر	"	۱۶۵
۷	بارکھان	"	۳۶۳
۸	سماں	"	۳۱۹
۹	راڑا شم	"	۲۲۳
۱۰	موسی خیل راڑا شم	"	۲۸۲
۱۱	کلی بجھٹ	"	۱۲۷
۱۲	گڑا گوجی	"	۱۳۳
۱۳	اسما عیل شہر	"	۱۸۸

نمبر شمار	مردانہ ہائی سکول	تعداد طلبہ/ طالبات
- ۱۳	گورنمنٹ ہائی سکول بستی چیخان	۸۶
- ۱۵	کرکھنا = = =	۷۲
- ۱۶	ناہر کوت = = =	۱۵۸
- ۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لور لائی	۳۲۸
- ۲	بارکھان = = =	۷۵
- ۳	دکنی = = =	۲۳۵
- ۴	موسیٰ خیل = = =	۸۶

صلع زیارت

مردانہ ہائی سکول		
گورنمنٹ ہائی سکول کواس	- ۱	۳۲۹
زیارت = = =	- ۲	۳۹۱
زنانہ ہائی سکول		

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلبہ / طالبات
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول زیارت	۱۰۳

صلع جعفر آباد

	مروانہ ہائی اسکول	
۷۶۷	گورنمنٹ ہائی سکول مدیرہ اللہ یار	- ۱
۳۱۰	" " پنور	- ۲
۳۵۵	" " مراد علی	- ۳
۴۱۰	" " غلام رسول	- ۴
۳۵۲	" " صحبت پور	- ۵
۲۲۲	" " آدم پور	- ۶
۲۶۷	" " زندلی	- ۷
۲۳۶	" " جمال بھٹی	- ۸
۳۵۵	" " مانگھی پور	- ۹
۲۶۳	" " ریحان جمالی	- ۱۰

نمبر شمار	مردانہ ہائی سکول	تعداد طلبہ / طالبات
۱۱	گورنمنٹ ہائی سکول اوستہ محمد	۷۸۵
۱۲	گنڈا خل	۳۵۱
۱۳	نوشکی جدید	۱۶۷
۱۴	حق باہو	۱۳۵۶
۱۵	ہیر دین	۱۰۱
	زنارہ ہائی سکول	
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈیرہ اللہیار	۲۰۹
۲	اوستہ محمد	۲۹۵

ضلع کچھی

	مردانہ ہائی سکول
۱	گورنمنٹ ہائی سکول پچھی
۲	لہڑی
۳	بھاگ

نمبر شمار	مردانہ ہائی سکول	تعداد طلبہ/ طالبات
۲	گورنمنٹ ہائی سکول ڈھاڈر	۲۲۹
۵	" شیرن	۱۶۲
۶	" مٹھڑی	۲۲۸
۷	" کھان	۲۰۱
۸	" گندادہ	۲۸۵
۹	" نیل پٹ	۱۴۹
۱۰	" جمل مکسی	۳۲۵
۱۱	" یکر تھر	۱۸۶
۱۲	" حاجی شہر	۲۶۶
۱۳	" جعلگری بھاگ	۲۰۳
۱۴	" گاجان	۱۶۷
۱۵	" کوڑا	۲۱۷
۱۶	" سراگنی	۲۴۹
۱۷	" تینیاں	۱۶۸

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلبہ / طالبات
	مردانہ ہائی سکول	
۱۸	گورنمنٹ ہائی سکول رندی	۲۱۹
	زنانہ ہائی سکول	
۱	گورنمنٹ گرلنڈ ہائی سکول مجھے	۳۳۲
۲	گورنمنٹ گرلنڈ ہائی سکول ڈھاڈر	۱۹۹
۳	" " جھل مگسی	۳۳۳
۴	" " بھاگ	۲۲

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی :- (ضمی سوال) جناب والا! اس سے متعلق
میرا یہ ایک ضمی سوال ہے کہ (ب) جزو کا جواب ہی نہیں دیا گیا۔ ب جزو میں می
پوچھا تھا کہ کتنے اضلاع میں یا اختیار افراں نے اسکو لوں کا معایہ کیا ہے جانچ
پڑتاں کی ہے یا نہیں اس بارے میں نہیں بتا پا گیا ہے۔

وزیر تعلیم ۔ جزو الف کا جواب تو تفصیل سے لکھتے اور ب جزو کا پتہ نہیں چل رہا ہے میں جواب میں تلاش کر رہا ہوں ۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ جناب والا! ب جزو کو چھوڑیں۔ ب جزو نہیں ملے گا وہ یہاں پر موجود نہیں ہے۔ میرے اس ضمنی سوال کا آپ جواب دے دیں۔ کیا وزیر تعلیم صاحب کے حکم سے جوانی سکول وحدت کالونی میں کھولا گیا اس کو اس لست میں آنا چاہئے تھا کیا پہ اسکوں کھل گیا ہے اور کام کر رہا ہے کیا پہ درست ہے کہ اسکوں کام کر رہا ہے؟

وزیر تعلیم ۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ آپ سال ۱۹۸۹ء میں جو اسکوں کھولے ہیں ان کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ وزیر تعلیم کے حکم سے وحدت کالونی میں اسکوں کھونتے کا حکم دیا ہے

وہ کھل گیا ہے اور کام کر رہا ہے؟

وزیر تعلیم ۔ بہتر کام کر رہا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ بہت اچھا کھلنے سے پہلے بہتر کام کر رہا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ جناب والا! اگر وزیر تعلیم کو جب جوابات کا پتہ نہیں چل رہا ہے تو کسی دوسرے دن یا اٹھارہ تاریخ کو تیار ہو کر آجھائیں اور جواب دے دیں۔

وزیر تعلیم ۔ میں تیار ہوں آپ پوچھیں میں جواب دیتا ہوں۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزی ۔ رضمنی سوال! جناب والا! ہمارے ایک غرض رکن جناب نور محمد صراف نے یزدان خان ہائی اسکول ٹیلیفون کیا ہے وہاں سے طلباء کی تعداد ۸۳۱ بتائی گئی ہے جیکہ مولانا صاحب نے صرف ۸۲۱ بتائی ہے اتنا بڑا فرقا کیوں ہے؟ اس کا اثر بحث دینے اور گرانٹ دینے میں بھی پڑ سکتا ہے اس سے

تو گرانٹ پر بھی اثر پڑے گا یہ فرق کیوں ہے؟ مولانا صاحب بتائیں؟

میر جان محمد خان جمالی ۱۔ مولانا صاحب! حیدر اچکزی صاحب پوچھ رہے کہ پنڈان خان ہائی اسکول میں آپ نے ۸۲۱ تعداد دی ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔ اس میں زیادہ بچے پڑھتے ہیں۔

وزیر تعلیم ۱۔ جتنے بھی زیادہ بچے ہوں اس میں ہمارا فائدہ ہے۔

میر جان محمد جمالی ۱۔ مولانا صاحب ایک ضمنی سوال ہے۔ صفحہ نمبر ۷، اپنے گورنمنٹ گرلنڈ ہائی اسکول اوس تھے میں طالبات کی تعداد ۵۹۳ چکہ میری معلومات کے مطابق ایک ہزار سات طالبات پڑھتی ہیں۔ آپ کو غلط معلومات دی گئی ہیں آپ ان کو کب فنڈ نہ بھیں گے۔ لہذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کا ضرور نوٹس یں۔

وزیر تعلیم ۱۔ جان جمالی صاحب آئندہ میں آپ سے گرلنڈ ہائی اسکول

ڈیرہ اللہ یار اور ادستہ محمد کے بارے میں شکایات پوچھون لگا۔ جو بھی آپ مشورہ دیں گے وہی ہو گا۔

میر صابر علی بلوچ: - جناب اسپیکر آج کی کارروائی میں آپ خود موسوس کرد ہے میں کہ وزیر گورنمنٹ ہوتا ہے اور جس طریقے سے یہاں سوالوں کا جواب دیا جاتا ہے اور جس طریقے سے وہ اپنے فرائض سے نابد ہیں انہیں کسی چیز کا پتہ نہیں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ میں کیا ہوتا ہے۔ میر اکٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ بلوچستان میں بلکہ دنیا میں ایک قوم کو بنانے میں تعلیم ہی سب سے ڈراؤن یعنی ہے۔ اب اگر اس قسم کی تعلیم کو رائج کیا جاتا ہے کہ وزیر تعلیم اس سے نابد ہیں کہ انہیں پڑنہیں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ میں کیا ہوتا ہے۔ جناب والابا ان پیزروں کا نوٹس لیا جائے۔ کیا بلوچستان کے غربی عوام کے ساتھ یہ مذاق نہیں ہوتا ہے؟ کیا حکومت اس طرح چلائی جاتی ہے؟

وزیر تعلیم: - (پاؤنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے اپنے معزز رکن کو پہ بتانا پاہتا ہوں کہ بیسے سوالات ہیں کوئی بھی وزیر ہو وہ دیے

ہی جواب دیگا۔

میر صابر علی بلوچ ۱۔ جناب اپنیکر! میں آپ کے توسط سے قائدِ الامان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ ان چیزوں کا نوٹس لیں۔ کیونکہ بلوچستان کا مستقبل اور نئی آتے والی نسل سے اس کی وابستگی ہے۔ لہذا قائدِ الامان کو اس چیز کا نوٹس لینا چاہئے۔

مولانا نور محمد - (وزیر بلدیات) جناب اپنیکر! صابر صاحب ہمیں یہ بتائیں کہ انہوں نے کتنی دفعہ اپنے حلقہ انتساب کا دورہ کیا ہے۔ کیا وہ وہاں کبھی گئے ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی اپنیکر ۱۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ الحلا سوال جناب عبدالحمید پیش کریں گے۔

ب۔ ۲۳۶۔ عبدالحمید خان اچکزی

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلستان ہائی سکول کا شمار صوبہ کے قدیم سکولوں

میں ہوتا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ذکورہ سکول کی عمارت کئی عرصہ سے قابل ذکر مرمت نہیں ہوئی ہے۔ اور سکول کی چار دیواری تقریباً مکمل طور پر منہد ہو چکی ہیں۔

(ج) اگر جزو الف تاب) کا جواب ثبات میں ہے تو کیا حکومت ذکورہ سکول کی عمارت اور چار دیواری کی مرمت کا راہ رکھتی ہے۔ اگر ان تو کب اگر نہیں تو جربتائی جائے۔ ذکورہ سکول کا آخری بار معائنہ کب اور کس آفیسر آفیسر ان نے کیا اور سکول کی عمارت چار دیواری کے متعلق ان کی تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم

(الف) یہ درست ہے کہ گلستان ہائی سکول صوبہ کے قدیم ترین سکولوں میں شامل ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول گلستان کی عمارت قابل ذکر مرمت نہیں ہوئی لیکن معمولی مرمت کی حد سے ہر سال ہیڈ ماسٹر صاحب کو مبلغ ۰۰۰ روپے دیئے جاتے ہیں۔ چار دیواری کی حالت خستہ ہے۔

(ج) حکومت گورنمنٹ ہائی سکول گلستان کی عمارت اور چار دیواری کی مرمت

کاراڈہ رکھتی ہے۔ اور فنڈز فراہم ہونے کی صورت میں اس عمارت کی مرمت اور چار دیواری کی تعمیر کر دی جائے گی۔ اس سکول کا معاپنہ ۱۹۸۹ء میں ڈائریکٹر سکول نے کیا تھا۔ ۳ دسمبر ۱۹۸۹ء انہوں نے اپنی پورٹ میں عمارت اور چار دیواری کی خستہ حال کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی مرمت و تعمیر کیلئے تجویز پیش کی تھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- اپنے لئے صاحب اگر کوئی ضمنی سوال آپ پوچھنا پاہتے ہیں تو پوچھیں۔

مسٹر عبدالحیمد خان اچکزئی :- منہ سوال بخوبی ہمارے گستاخانہ سکول کی حالت بڑی خستہ ہے۔ تقریباً پندرہ میں سال سے اس کی مرمت نہیں ہوئی ہے اور اس کی چار دیواری اڑ گئی ہے۔ کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ اس کی مرمت اور نشوونما کیلئے امداد کیسی گے یاد پہنچی یعنی گے؟

وزیر تعلیم :- جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے ہم یعنی وزارت تعلیم بلکہ حکومت

عوام نے اس مسئلہ کو اس طرح لیا ہے۔ جہان تک گلستان ہائی اسکول کا مسئلہ ہے ان کا مطالبہ ہے کہ اس کے قریب ایک دوسرا ہائی سکول بن جائے۔ ڈھائی میل کے فاصلے پر جیسا کہ اس سوال میں ہے اور یہ وجہ نہیں کہ اس ہائی سکول کی مرمت کی جائے۔ حالانکہ یہ پہلے ہی میرے نوٹس میں آیا تھا میر اخیال ہے کہ گذشتہ شیش میں اس قسم کا سوال آیا تھا۔ اس وقت سے میں نے ایک لاکھ روپے گلستان ہائی اسکول کی مرمت کے لئے جاری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور عنقریب پیسے مل جائیں گے۔ تقریباً ایک لاکھ روپے مرمت کیلئے رکھے گئے ہیں اور اگر نزدیک رقم کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ جون کے بعد مہیا کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر ۸۔ اگلا سوال جناب نواب محمد اسلم ریسائی پیش کریں گے۔

ب۔ ۲۲۹۔ نواب محمد اسلم ریسائی۔

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان کے ہدایات پر بلوچستان

ٹیکسٹ بک بورڈ کے معاملات کی اصلاح کیلئے تشکیل کردہ کمیٹی نے اپنی
رپورٹ حکومت کو دی ہے۔

وزیر تعلیم۔

(الف) قائم کردہ کمیٹی نے درسی کتب میں مجازہ اصلاحات کی رپورٹ دفتر
ہذا کو پیش کر دیا ہے اور دفتر ہذا نے اس پر عملدرآمد بھی کر دیا ہے۔

نواب محمد اسماعیل میسانی ۴۔ (ضمی سوال) بخاطب اپنیکریا اس سوال کو پڑھا
اور سننا تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن اس سوال کے جزو (ب) کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایں
میں نے ہے گزارش کی تھی کہ اگر بلوچستان کے وزیر اعلیٰ کی تشکیل کردہ کمیٹی نے اپنی
رپورٹ حکومت کو دیدی ہے اسے معزز الیان کے سامنے پیش کیا جائے۔ بخاطب اپنیکریا
انہوں نے رپورٹ پیش کرنے کے بجائے اس سوال کا جزو (ب) اڑا دیا ہے۔ کیا
میں وزیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ انہوں نے اس سوال کا جواب کیوں نہیں دیا ہے؟

وزیر تعلیم ۱۔ نواب صاحب آپ سوال زبانی پوچھ سکتے ہیں۔ میں آپ کو

زبانی جواب دوں گا۔ یہ کھٹی قائدِ یوان کی ہدایت پر بنائی گئی تھی۔ اس کھٹی میں تین یا چار آدمی تھے، جنہوں نے اپنا کام مکمل کیا اور کچھ تراجمیں کی ہیں جو انشاء اللہ اگلے سال کتب میں چھپ جائیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔ جی نواب ریسانی صاحب۔

نواب محمد اسلم ریسانی ۱۔ جناب والا یہ جو ڈیکٹ بک ہوڑا اصلاح کھٹی کی جو روٹ تھی اور جو تجاویز انہوں نے مرتب کی تھیں میں نے اس سوال کے جزو (ب) میں یہ روٹ نامگی تھی۔ لیکن مجھے جواب مہیا کرنے کی بجائے انہوں نے کچھ اور جواب دے دیا ہے۔

وزیر تعلیم ۱۔ ٹھیک ہے نواب صاحب اپنے پہنچا دیئے جائیں گے۔

بیگم رضیہ رب ۱۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر ۱ یہ سوال نہ صرف نواب اسلم صاحب کی ضرورت ہے بلکہ پورے یوان کو اس سے دلچسپی ہے

کہ شیکست بک بورڈ نے کیا تجویز دکا ہے۔ اگر کتابیں چھپ گئیں اور پھر ہم شکایت کریں تو دیر ہو جائے گی۔ لہذا تجویز اس بیان میں آنے چاہیے تاکہ اس پر بحث ہو یا ان میں مصلحت ہو۔

مُسْرِسَعِدٌ حَمْدَهَاشَمِيٌّ - وزیر قانون ۱۔

جناب اسپیکر! اچونکہ یہ سوال موجود نہیں ہے، لہذا اس پر فمنی سوال یا تقریر نہیں کی جاسکتی۔

نواب محمد سلم ریسائی ۱۔

جناب اسپیکر! اس سوال کو میں نے ۲۵ جنوری ۱۹۹۰ء کو جمع کرایا تھا۔

وزیر قانون ۱۔

جناب اسپیکر! جب تک کوئی سوال چھپ کر سامنے نہ آئے اس وقت تک وہ اس بیان کا حصہ نہیں بتتا ہے۔ آپ یہ سیکرٹریٹ سے مزدور پوچھ سکتے ہیں کہ یہ اس رنگ میں کیسے آیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔

اسلم ریسائی صاحب ہے انتیارات اسپیکر صاحب

کو حاصل ہیں کہ وہ بھی بھی سوال کے حصے کو حذف کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ مہربانی کر کے سیکرٹری ایبل سے رابطہ قائم کریں وہ آپ کو سمجھادیں گے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر :- جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب اسپیکر صاحب نے اپنے اختیارات سے اس سوال کو حذف نہیں کیا ہے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر :- نواب رئیسانی صاحب آپ ایبل سیکرٹریٹ سے معلومات حاصل کریں کیوں کہ ایبل سیکرٹریٹ سے پہ کمی گئی ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب اسپیکر! وزیر قانون صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا اگر آپ اجازت دیں۔ (مغلت)

نواب محمد اسلم رئیسانی :- نواب صاحب یہ انکا قصور نہیں ہے۔ ائمہ

پاس جو سوال لگیا ہے وہ انکا جواب دیں گے۔ آپ اپنا اگلا سوال پیش کریں۔

※۔ ۲۵۰۔ جواب محمد اسلم رئیسانی۔

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈل سکول برائے طالبات کلی جیب زلی گلستان میں ٹینچنگ سٹاف کو رہائش کی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے حاصل کی تعمیر کا کام ابھی تک شروع نہیں ہو سکا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب ثابت میں ہے تو اس کی وجہات کیا ہیں نیز متعلق محکمہ نے اس سلسلہ میں اب تک کیا کارروائی کی ہے۔

وزیر تعلیم

(الف و ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈل سکول جیب زلی برائے طالبات میں ٹینچنگ سٹاف کی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے ہو سُل کی تعمیر کا کام ابھی تک شروع نہیں کیا گیا ہے اس کی وجہہ یہ ہے کہ کلی جیب زلی ڈل سکول میں ہو سُل کی تعمیر کرنے کی کوئی اسکیم منظور نہیں کی گئی ہے لہذا اس کی تعمیر پر بھی کوئی کارروائی ہی نہیں

کی گئی ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی ۱۔ (ضمنی سوال) جناب والا! آپ ہو شل کی تعمیر کا راوہ رکھتے ہیں۔ اپنے اسکولوں میں جہاں اساتذہ باہر سے آئے ہوئے ہوں۔ کیا آپ انہیں رائش سہولتیں فراہم کریں گے تاکہ وہ طلباء طالبات کو اچھی طرح درس دے سکیں؟

وزیر تعلیم ۱۔ جناب والا! ہاتھی جگہوں کے علاوہ ہم کلی محبب زی ٹل اسکول میں اجازت نہیں دیں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی ۱۔ جناب والا! میں آپ کی بات نہیں سمجھا۔ کیا آپ اجازت نہیں دیں گے۔ ایسا کیوں ہے؟

وزیر تعلیم ۱۔ جناب والا! اس کی وجہات ہیں۔ اس اسکول کے پھر ز مقامی ہیں۔ لہذا انہیں ہاٹل کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ہاٹل باہر سے آنے والے پھر ز بھلے بنتے ہیں۔

نواب محمد سلم ریسیانی ۱۔ جناب والا امتحانی سے کیا مراد ہے کیا پھر پڑھنے
 کے ہیں بلوچستان کے ہیں یا بلوچستان سے باہر کے ہیں۔ وہ کہاں کے باشندے ہیں؟
 جناب وہ کلی عجیب زئی گھنستان کے باشندے ہیں۔ جناب والا آپ نے یہ بات ایوان
 کے سامنے کہہ دیا ہے جناب اپنے کہہ دیا ہے کہ ہم اساتذہ پژوهشین کے باشندے ہیں میں یہ ثابت
 نے ایوان کے سامنے کہہ دیا وہاں کے اساتذہ پژوهشین کے باشندے ہیں میں یہ ثابت
 کر سکتا ہوں کہ یہ اساتذہ پژوهشین کے نہیں ہیں وہاں پر تو نہ سہ شریف کے اساتذہ بھی پڑھا
 رہے ہیں اور یہ بات میں آپ کو بتا سکتا ہوں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر ۲۔ آپ کو بلوچستان کی پسمندگی کا زیادہ علم
 ہو گا۔ ہمیں اسکول نہیں ملتے تو اس کے ہائل ملنا تو بڑی بات ہے۔
 ایک بار اسکول نصیب ہو جائے اگلی مرتبہ ہو سٹل کی بات ہونی چاہیے۔

نواب محمد سلم ریسیانی ۳۔ جناب والا وزیر موصوف
 نے فرمایا ہے کہ اساتذہ مقامی باشندے ہیں۔ میں نے

پوچھا کی جیب زلی کے ہیں بلوچستان کے ہیں پا بلوچستان
سے باہر کے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہیں کے ہیں یعنی
گلستان کے ہیں لیکن میں انہیں بتاسکتا ہوں کہ تو یہ شریف
کے اس تذہ بھی وہاں درس دے رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۱۴ ۔ جناب والا میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں
پر بقئے بھی ٹھہرے ہیں وہ مقامی ہیں اگر ایک آدمی انہی میں ایسا ہے
جو تو یہ شدیف نہ کا ہے تو اس کے لئے ہائل نہیں بنایا جاسکتا
اور اس پر لاگت ہارہ تیرہ لاکھ روپے آئے گی ۔

جناب ڈیسی اسپیکر ۱۵ ۔ اگلا سوال بھی نواب ریاستی صاحب کا
ہے ۔

* ۲۵ - نواب محمد اسلام ریاستی

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈل سکول برائے نسلیہ کلی جیب زلی گلستان ۳۷ - ۱۹۷۲ء میں قائم کیا گیا تھا اور اس سکول کا درجہ بڑھانے کے لئے سابقہ حکومت نے بعض اقدامات بھی کئے تھے ہیں
- (ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکول کا درجہ بڑھانے میں اب تک کیا پیش رفت ہوئی ہے۔ نیز اگر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے۔

وزیر تعلیم

(الف و ب) یہ درست ہے کہ ڈل سکول کلی جیب زلی گلستان برائے طلبہ ۳۷ - ۱۹۷۲ء میں قائم کیا گیا تھا اور اس سکول کا درجہ بڑھانے کے لئے حکومت نے بھی کوئی اقدام نہیں کیا اس کی وجہ پر ہے۔ کہ فلم پیشین میں اس وقت ۴۵ ڈل سکول ہیں اور میرٹ کے لحاظ سے ابھی تک اس کی باری نہیں آئی ہے۔ کہ ڈل سکول جیب زلی کو ہائی کا درجہ دیا جائے۔

نواب محمد اسلام رئیسیانی۔

جناب والا! میرا خصی سوال ہے کہ فلک پشین

میں گذشتہ چھ سال سے میرٹ پر کمی عیبزی کا گورنمنٹ مڈل اسکول نمبر ون آر ہا ہے۔ تو آپ لوگوں نے اسے بھی تک اپ گریڈ کیوں نہیں کیا ہے۔ جہاں تک میرٹ کی بات ہے اور چھر آپ لوگ اسلامی مساوات اور اسلامی الصاف کی بات کرتے ہیں۔ تو اسے بھی آپ اسلامی الصاف کے مطابق یہ چھ سال سے میرٹ پر اڑا ہے تو آپ اپن کے سامنے کہہ دیں کہ اگر یہ چھ سال سے میرٹ پر تو اسے کل سے اپ گریڈ کریں گے۔

وزیرِ تعلیم۔

جناب والا! اس سوال کے جواب میں میں نے یہی بتایا کہ

اس کے قریب ڈھائی میل کے فاصلے پر پاکستان شہر کا ہائی اسکول ہے۔ آپ اس میرٹ کو نہ ذکھیں آپ فاصلے والے میرٹ کو بھی ذکھیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ باقی ہائی اسکولوں سے اس کا فاصلہ کتنا ہے۔ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ بعض ایسے اضلاع ہیں۔ جس میں ایک ہائی اسکول سے دوسرا ہائی سو سو میل کے فاصلے پر ہے۔ اور ان کے درمیان اسکول کی ضرورت ہے۔ اس اسکول کو اس لئے ہائی

اسکول کا درجہ نہیں دیا گیا، لیکن کہ اس کے قریب ایک ایسی سکول پہلے سے موجود ہے۔۔۔

لواءب محمد اسلم رئیسانی -

جناب والا! ۱۹۸۸ء میں وزیر

تعلیم وزیر احمد جو گیزی نے اعلان کیا تھا کہ اس سکول کو اپ گرید کیا جائے گا۔ اور اس وقت کے سیکرٹری تعلیم پروفیسر انگلستان صاحب نے کلاسز شروع کرنے کے احکامات بھی جاری کر دیئے تھے تو اس کے باعثے میں وزیر تعلیم کیا فرمائیں گے۔

وزیر تعلیم -

جناب والا! ہم تے اس کا تذکر کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگلا سوال

بنڈو ۲۵۲ - لواءب محمد اسلم رئیسانی -

کیا وزیر تعلیم از راہ کر مسلط فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت دیہی درسگاہوں سکول میں متعین

اساتذہ کرام کو رہائش فراہم کرنے کے لئے ایک اصول و مصاطب کے مطابق اقدامات کرتی ہے۔

(ب) اگر جزو لاٹ اچھیات اثبات میں ہے تو گورنمنٹ مڈل سکول کلی جیب زنی گلستان کے عمد کے لئے رہائشی کوارٹر کی تعمیر اب تک مکٹھی میں کیوں پڑی ہے۔

وزیر تعلیم۔

(الف و ب) یہ درست ہے کہ ڈیہی علاقوں میں سکولوں کے ساتھ متعین جگہوں پر اساتذہ اکام کے لئے رہائش کا بندوبست کیا جاتا ہے اور اس کا اصول یہ ہے کہ جن سکولوں میں اساتذہ دوسرے علاقوں سے تبدیل ہو کر یا کمزور کی بنا پر دوسرے دوسرے سکولوں سے سامنے پہنچ متعین کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے رہائش کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ کلی جیب زنی گلستان مڈل سکول میں اساتذہ اسی علاقے کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے یہاں اساتذہ کے لئے رہائشی کوارٹر کی تعمیر جسی تک منظور نہیں کی گئی ہے۔

نواب محمد اسلم ریسیانی -

جناب والا! امر دا اور خاتون ٹپھر ز

حمد باہر کے ہیں۔ اس بارے میں میں پہلے ہی سوال کر چکا ہوں۔ لیکن میں آپ کو تباہ نہ پہلتا ہوں۔ اور دیکھنا چاہتا ہوں اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو آپ ہمارے ساتھ ایک دن کے لئے چلیں۔ آپ خود ان سے بات کریں۔ اگر آپ فرمائیں تو ہم عید کے بعد چیز۔ تاکہ ہم آپ کو تباہ سکیں کہ وہاں ٹپھر ز باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ جناب والا! یہ بات تو ریکارڈ پہنچا ہیئے۔ اور آپ اس چیز کو لوث کریں وہ وزیر صاحب لکھتے ہیں کہ اسی اسکول میں مقامی پاشندے پڑھا رہے ہیں۔ میں وزیر صاحب کو وہاں لے چاکر دکھائیں گا۔ وہ اساتذہ مقامی پاشندے پڑھا رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ تو نسہ شریف کے اساتذہ بھی پڑھا رہے ہیں۔

وزیر تعلیم -

جناب والا! اس بات کو دیکھانے کی خروجت ہنسیں

تھی یہ دہی بات ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ دریہ تسلیم سے بھی یہ لذارشی ہے کہ آپ کچھ نہ کچھ معلومات کر کے اسمبلی کو آگاہ رکھیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا! ہمیں معلوم ہے۔ وہاں پر ایک آدمی ہے تو نہ رشربین کا اکٹلائٹیں ہیں ہے۔ یہ بات میں یہاں لمحہ کر دیتا ہو۔

میر سراجان محمد خان چھالی۔ مولا فا صاحب الحضرت سے ہو کر بات کریں آپ اسپیکر سے مخاطب ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جیسا کہ وہ بتا رہے ہیں کہ وہاں آٹھ سو تعداد ہے آپ ہزار بتا رہے ہیں۔ اور اگر ہزار تعداد ہے تو اس آٹھ سو تارہ ہے ہیں۔ آپ بھی اپنے محکمہ سے کچھ رابطہ تو رکھیں۔

وزیر قیم

جناب والا! ایسی بات کوئی بھی نہیں بتا رہے

ہیں۔ جان جمالی نے جوابات کی میں نے انہیں جواب دے دیا ہے۔ لذاب صاحب
بتائے ہے ہیں، ایک تو نور شریف کا آدمی ہے صوفی صاحب و مسجد میں پیش امام بھی
ہے۔ تو جناب کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ایک آدمی کے لئے ہم کیا ہاصل بنائیں؟

لواب محمد اسلم رہ میانی -

میں وزیر قیم کی خدمت میں نہایت

ادب سے مرضن کرتا ہوں کہ وہاں ایک استاد نہیں ہے۔ اگر آپ ہمارے
سامنے چلیں گے تو ہم آپ کو دکھائیں گے۔ آپ ان انسانوں کو خود میں۔ اور پھر
خود فیصل کریں۔ چاہئے آپ ان کی رہائش کے لئے بندوبست کریں یا نہ کریں۔
آپ ہمارے سامنے ہیں ہم آپ کی خدمت کریں گے۔ آپ کو اپنے سر انکھوں پر
بیٹھائیں گے۔ اگر ہم گار تھے تو آپ ہمیں سزا دیں اگر نہیں تو آپ ان کے لئے
ان کی رہائش کی جگہ بنائیں۔

وزیر تعلیم۔

اگر ایسا ہے تو آپ انہیں ہائل بنا دیں۔ ویسے ہمیں ان سے ضرور نہیں۔ جیسا کہ نیا گلستان مڈل اسکول سے، لیکن جہاں تک ہم نے معلومات کی ہیں، اس کے مطابق وہاں کے پیچرے مقامی ہیں۔ اور دیہات کے اساتذہ سرکاری کراچی پر رہنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ انہیں کراچیہ الاؤنسس ملتا ہے۔ اور جب وہ سرکاری مکان میں رہیں گے تو انہیں کراچیہ الاؤنسس نہیں ملے گا۔ اس لئے وہ اپنی بھتری میں سمجھتے ہیں کہ وہ سرکاری مکان میں نہ رہیں۔ اور وہ اپنا گذارہ اس طرح کریں یہ ان کی صرفی ہے۔

نواب محمد اسلام رمیسانی۔

جناب والا! جہاں تک اسلام کے تقاضے ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ہیں یہ بات آتی تھی کہ فلاں شخص یہمارہ ہے۔ یا فلاں شخص کسی مسئلہ میں الجھا ہوا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے پاس جاتے تھے اور ان کا مسئلہ معلوم کرتے تھے اس زمانے میں اونٹ ہدا کرتے تھے گھوڑے ہوتے تھے۔ یا پھر آدمی یپدل سفر کیا کرتا تھا۔ لیکن موجودہ زمانے میں

ہماری جہاں میں pajaro ہیں کاریں ہیں یہاں سے دو گھنٹے کا راستہ ہے۔ ہم آپ کو لے جائیں گے، جناب آپ دلکھیں۔۔۔

(مداخلت)

وزیر تعلیم۔

جناب والا! بہت سے بیمار یہاں مستو گا اور قلات ایک بیان پر سے ہیں خدا ہماری ان سے فراغلاصی کرائے تو پھر ہمیں وہاں جانے کا بھی موقع مل جائے گا۔

لواء محمد اسلام رئیس انجمنی۔

جناب والا! اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیر تعلیم سب ڈوین ٹلات کے وزیر ہیں۔ بلوچستان کے صوبائی وزیر ہیں ہیں؟

میر جان محمد خان جمالی۔

جناب والا! میں آپ کے توسط سے وزیر تعلیم سے یہ گذارش کروں گا کہ وہ مان بھی جائیں۔ کبھی وہ مان پایا کریں۔ وہ چیز جائیں اور دیکھ کر آ جائیں۔ چار گھنٹوں کا تو مسئلہ ہے۔

جناب دہنی اسپیکر۔

ویسے وزیر تعلیم کو علاقے کا درود کرتا چاہیئے۔

میسر حاصلی بتوح۔

جناب اسپیکر صاحب۔ جو سوالات پوچھے
جاء ہے ہیں، میں آپ سے ایک ہار پھر درخواست کروں گا۔ اگرچہ مجھے پتہ نہیں۔
کہ تو نند شریف کی یہی پھر سے مولانا صاحب کو کیوں اتنی ناراضگی ہے کہ وہ اس
کی مرد نہیں کرنا چاہتے۔ چاہے ایک پھر ہو یا اس پھر تھے میں، ان کی رہائش کا
ہندو بست پایا گیا ہے یا نہیں، بات صرف اتنی سی ہے۔ اگر نہیں کیا گی تو حزب اقتدار
کی طرف سماشونگ سس نہیں دی جا رہی ہے۔ اگر نہیں بنایا گیا تو ابھی بنایا جائے
گا۔ کم از کم ہاؤس کو مطمئن تو کرنا چاہیئے۔ تعلیم کا سعادت بڑا احساس ہے۔ اس کا تعلق
بوجستان کے نوجوانوں سے ہے۔ آئندے والیں سلسلے سے ہے۔

جناب والا! اگر کسی معلوم اور مجبور یوں کی وجہ سے مولانا صاحب کو اور کوئی
ڈیپارٹمنٹ سے دیں۔ کیا تو میں اب میں صرف ان کرتا ہوں ان کو خزانہ دیں۔

(قطعہ کلامیاں)

مسٹر سید احمد ہاشمی - وزیرِ قانون۔

جناب اسپیکر، کیا

آپ تسلیمی پالیسی پر تقدیر کر رہے ہیں۔ یا کوئی ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں۔

میسر صابر علی ملتوح۔

جناب والا اخدا کے واسطے آپ ایوان

کو اعتماد میں لیں۔ میں بھتنا پاہتا تھا کہ ہاؤس کو یقین وہانی کرنا چاہیے۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

میری ہر منی یہ ہے جیسے میں نے پہلے بھی ہمارے

وزیر صاحب جان باقاعدہ ہر ضلع اور ہر اسکول کا دورہ کیا کریں۔ یہ بات میں نے پہلے
ہی کہہ دی ہے۔

میسر صابر علی ملتوح۔

جناب اسپیکر، وہ اس کی یقین وہانی یعنی

ایشور نہ رہ دیں۔ قائد ایوان کو چاہیے کہ قہقہہ دہائی فرمائیں کہ یہ پرائبمنز حل کئے جائیں گے۔
لیکن ان کی طرف سے بار بار کہا جا رہا ہے۔ میں کیوں دور سے پرجادوں یا میں یہ کام کیوں

کروں ۔ ۔ ۔

وزیرِ تعلیم۔

پڑتال میں آپ کو جیب زن کی استانی سے کہا گئی ہے
لیکن میں آپ کے ایرے سے میں تباہی گا، یہ دین دوستی اور تعلیم پر الزام ہے۔
(قطعہ کلامیاں) (رمدائلت) ۔ ۔ ۔

بیگم رضیہ رب۔

(پاؤںٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ میں یہاں اجھا جا

یو امنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں۔ وہ تو نہ شریف کی لیدھی ٹیچر ہے: یا سرد ہے
لیکن جواب میں تو یہاں طالبات کا اسکول لھا ہے۔ لیکن اگر وہ لیدھی ٹیچر ہے اس کو جگہ
وینا حکومت کا فرض ہے۔ لیکن یہاں بیٹھ کر اس کے متعلق اس قسم کی گفتگو کرنا
صحیح نہیں۔

وزیرِ تعلیم۔

محترمہ۔ میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔ ایسی کوئی مات نہیں۔

جناب دُبھی اسپیکر۔

الگاسوال۔

بندہ ۲۷ ملک محمد سرور خان کا کٹر۔

یکاوزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صلح قلات۔ ٹروب، جعفر آباد اور صوبہ کے اضلاع میں بے وی پچھر ز
کی خالی آسامیوں پر کس قدر مسلم القرآن اور عربی پچھر ز تعینات کئے
گئے ہیں۔ جن کی قابلیت ملکیہ تعلیم کے مسلمہ اصولوں کے مطابق نہیں ہے
جس سے روکوں کا تعلیمی معیار بری طرح متاثر ہو رہا ہے اور دوسرے
اساتذہ کی حق تلفیقات بھی ہوئی ہیں۔ اور یہ تعیناتیاں سرسروں روز کے
مطابق ہیں۔ یا نہیں نیز سرسروں روز میں ایفیشنسی اینڈسپلن رولز
کے علاوہ باقی حصوں پر عمل درآمدہ ہونے کی کی وجہات ہیں۔ تفیصل
دی جائے۔

وزیر تعلیم۔

صلح قلات، ٹروب، جعفر آباد اور صوبہ کے دوسرے اضلاع میں بھی

ٹپھر کی خالی آسامیوں پر کوئی معلم القرآن یا عربی ٹپھر تعینات نہیں کیا گیا۔ اپنی خصوصی تعلیمی تابعیت معلم القرآن اور عربی ٹپھر باقاعدہ انقرہ پولیکر قواعظ و ضوابط کی طبق تقرر یاں کی گئی ہیں۔

ملک محمد سرور خان کا کفر۔

مولانا صاحب آپ کا برابر جو بھی ہے۔

غلط ہے۔ میر ساتھ مختار تعلیم کے لکھے ہوئے دستاویز نہیں۔ مولانا صاحب نے عمر علی کے معلم القرآن کو جو نیڑا انگلش ٹپھر لگایا ہے، جسے وی ٹپھر لگایا ہوا ہے یہ کہاں تک جائے ہے؟ حالانکہ وہ تو اگر بیڑی نہیں پڑھا سکتے۔ ان کو جسے ای فی لکایا گیا ہے۔ یہ تقریباً پندرہ نیس لڑکے ہیں جنہیں جسے وی ٹپھر لگایا گیا ہے۔ وہ طالب ہے مدرسے کے میر سے پاس دستاویز ہے میں قائد الیوان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی حرکتیں مختار تعلیم میں ہو رہی ہیں۔ تو بلوچستان میں تعلیم کا مستقبل کیا ہو گا۔ ہمارے وزیر صاحب طالبوں کو جسے ای فی اور جسے وی ٹپھر تعینات کر رہے ہیں یہاں تعلیم کا کیا معیار ہو گا؟۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

آپ نے ضمنی سوال کر لیا ہے۔ سب سمجھو

گئے ہیں۔۔۔۔۔

ملک محمد سرور خان کا کفر۔

جناب والا! ہمارا کہا گیا ہے کہ جواب

موصول نہیں ہوا۔

وزیر تعلیم۔

جواب تو آپ خود دے رہے ہیں۔ ایک گھنٹے سے
کھڑے ہیں۔ بے وی ٹیچرز کی آسامیوں پر کوئی معلم القرآن تعینات نہیں کیا گیا
ہے: یہ تو میں نے اپنے جواب میں لکھا ہے۔ (قطعہ کلامی) جبکہ آپ نے
لکھا ہے کہ جسے وی ٹیچرز کی جگہ معلم القرآن صرف ٹیچرز کو لکھایا گیا ہے۔ آپ مجھے
بتائیں پس پچیس آدمیوں کی لست ہے آپ دیکھیں جہاں جہاں لگے میں ان کو ٹھیک
کر آپ کے آدمیوں کو لگادوں گا۔ جناب والا! یہ اب تک نہیں لگے جس نے
بھی آپ کو لکھا ہے صحیح نہیں کہا ہے۔ غلط لکھا ہے۔ ہاں اگر یہ کوئی دینی مدرسے
کا طالب علم رہا ہے اور وہ میرٹ ک پاس ہے۔ تو اس نے گناہ نہیں کیا اگر وہ کسی
اسکول میں لگ جائے یا اگر آپ پہنچیں گے کہ وہ صرف دینی مدرسے کا پڑھا ہو ہے
اس لئے گناہ گا رہے تو غلط بات ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ -

جناب اسپیکر۔ میں آپ کو پڑھ کر ستانہ

ہوں۔ جناب۔ یہ آپ کا لکھا ہوا ہے۔

Appointment of Arabic Teacher against the post of
the J.V.T.

It is Correct that a reasonable number of graduates
of Deeni Madrasas have adjusted against the post
of J.V.T.

یہ آپ کے حکم کا پروف ہے۔

وزیر تعلیم -

آپ نے پڑھا۔ اس کا ترجیح بھی کریں۔ بہر حال اسکی
کافی بجھے رسمے دیں۔ الشاد اللہ ...

ملک محمد سرور خان کا کڑ -

میں اسپیکر صاحب سے کہوں گا کہ اس

دستاویز کو اسمبلی کے ریکارڈ پر لایا جائے۔

وزیر تعلیم- ٹھیک ہے یہ ریکارڈ بن جائے لیکن آپ اس کا ترجیح فرمائے کا پی بھسے دے دیں انشاء اللہ اس کو سدھاریں گے۔

ملک سرور خان کا کڑا۔ آپ یہ تعلیم کے ملکہ کو سدھاری گے آپ نے اس کو بھاڑتے کاسامان پیدا کیا ہوا ہے۔ آپ انشاء اللہ اس کو بھاڑ دیں گے۔

وزیر تعلیم- آپ بنائیں گے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا۔ ہاں ہم بنائیں گے۔ آپ کا کیا خیال ہے آپ بنائیں گے؟

میر جان محمد خان جمالی- جناب والا! اس دستاویز کو اپوان کے ریکارڈ پر لے آئیں۔ مولانا صاحب نے خود فرمایا ہے کہ میں اس کی تحقیقات کر دیں گا

جناب ڈیمی اسپیکر۔ میں بھی یہی مناسب سمجھتا ہوں واقعی الگخانہ تعلیم سے نہیں ہے۔ اور یہ دی ٹیچر ہیں۔ اگر اس بات کو تصدیق کے ساتھ پیش کیا جائے تو اسے اس بدلی کے روکارڈ پر لا یا جائے۔
اب اگلا سوال۔

بپ. ۲۵۔ ملک محمد سرور خان کا کڑ۔

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) سال ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران ضلع پشین کے جے وی ٹیچروں کے کل
کس قدر آسامیاں خالی ہیں۔ اور ان آسامیوں پر لکھتے ٹیچروں کے
تعینات کیا گیا ہے۔ تعینات کردہ اسمندہ کے نام ولدیت اور مکمل تینہ کی
تفصیل دی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دوسرے شعبوں کے ملازمین کو ضلع پشین کے
اسمندہ کی خالی آسامیوں پر تعینات کر کے اپنے
کردیئے گئے ہیں

ATTACH

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو منکورہ بالا پیش کردہ افراد کے نام و دلیلت اور لوگوں کی اضلاع کی تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم -

سال ۱۹۸۹ء کے دوران ضلع پشین میں ۲۰ بے وی

ٹپھروں کی خالی آسامیاں تھیں۔ اور ان آسامیوں پر ضلع پشین کے امیدواروں کو تعین کیا گیا ہے۔ میں معزز رکن سے گزارش نروں گا۔ کہ یہ فہرست بہت لمبی ہے، اور مکملہ اس بارے میں معلومات اکھھی کردا ہے۔ جیسے ہی یہ کوائف کیجا ہوں گے۔ تو معزز رکن میرے چہرے میں تشریف لا کر ان کو ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اب، ایسے کسی استاد کو ضلع پشین کی خالی آسامی میں تعینات کر کے کوئٹہ تعینات نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) چوتھے جزو (ب) کا جواب اثبات میں نہیں۔ لہذا متعلقہ اس تدریج کی تفصیل پیش نہیں کی جاسکتی ہے۔

وزیر تعلیم -

جناب اسپیکر، معزز رکن نے جو لست مانگی ہے۔

اس کے متعلق معاذرت سے کہوں گا کہ وہ فہرست لمبی ہے۔ بعد میں کسی وقت ان

کو اکٹھ کر کے ان کو دے دیں گے وہ میرے چیبر میں تشریف نہ آئیں یا اگر وہ کہیں تو میں ان کی خدمت میں کہیں بھی حاضر ہو سکتا ہوں۔

ملک محمد سرور خان کا گلہ - میرے پاس آپ کے فیپارہ نہت کا دستاویز موجود ہے کہ آپ نے ضلع پشین کے میں پنجور کو ضلع کوئٹہ میں جگہ دے دی ہے۔ اور ضلع پشین کو محروم کر دیا ہے۔ یہ بے الخافی ہے کتنے افسوس کی بات ہے۔ پشین کی بیس پوریں کوئٹہ لارک لوگوں کو اپائٹ کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا میرے پاس اس کا ثبوت ہے۔

جناب وہی اسپیکر - کامرو صاحب۔ اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر لڑکے آئے ہوئے تو کوئی دوسرا صوبہ نہیں ہے۔ مجھے تپہ ہے کہ ایریگیشن میں آپ کے پشین کے لوگوں کو کوئٹہ تینات کیا گیا ہے۔ لیکن ہم نے اسکو برداشت کیا ہے۔ میر خیال میں پشین کوئٹہ سے جدا نہیں ہے۔

ملک محمد سرور خان کا گلہ - جناب اسپیکر۔ یہ تو آپ خود مان رہے ہیں

کوئی ہو یا پشین ایسی کوئی بات نہیں۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے۔ آپ کی سفارش پر یہ پوستیں بھی کوئی کو دی گئیں۔ انہیں Draw مالزما کر کے کوئی کو دیدیا گیا۔ اسی لئے تو آپ منصہ صاحب کو سپورٹ کر رہے ہیں۔ یہ کام ناجائز اور غیر قانونی ہے۔ جناب والا پشین کا اپنا علاقہ ہے وہاں کے اپنے اسلوں میں ویسے بھی کوئی کو سامنہ پوستیں ہیں۔ اگر سامنہ پوستوں سے بھی آپ کا پیٹ نہیں بھر رہا ہے۔ تو (مداخلت)

جناب فرمی اسپیکر۔

آپ ضمنی سوال کریں۔ تقریر زکریں پہر حال میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ اگر یہ ہمارے ادی ہیں تو ہم ان کو بلا بھی لیں گے (قطعہ کلامیاں) یہ نے اس بارے میں وضاحت کر دی ہے۔ کا کرو صاحب! یہ نے کہا اگر یہ میرے لوگ ہیں تو یہیں ان کو بلا بھی لوں گا۔ میں نے رو لنگ دے دی ہے آپ نے نہیں سن۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ۔

اسپیکر کے عہدہ پر بیٹھ کر آپ بھی جا بندار ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ہر حال میں نے وضاحت کر دی ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کرط -

جناب والا! آپ نے ایک صلح کا حق

دوسرے صلح کو دے دیا ہے۔ اور اسلام کا فرو لگاتے ہیں۔ آپ نے صلح پشین
کی بیس سیئیں صلح کوئہ کو دے دی ہیں۔ جناب ڈپٹی اسپیکر! میں نے
سنا ہے کہ آپ کے بھنپے پر یہ سیئیں دے دی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اگر میرے بھنپے پر ہے تو میں پھر پشین سے

بلا بھی لوں گا۔

ملک محمد سرور خان کا کرط -

جناب والا! آپ اسپیکر کی

نشست پر بیٹھے ہیں آپ غیر جاندار ہیں۔

نمبر ۲۶۔ ملک محمد سرور خان کا کھڑا۔

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) گذشتہ سال ۱۹۸۹ء میں کل کس قدر ہے وی پھر ز تعینات کئے گئے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تعیناتوں میں حکمہ متعلقہ کے سروجہ طریقہ کا تعیناتی پر عمل نہ کرنے کی وجہ بات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہے وی پھر ز کی آسامی بینادی طور پر گردیہے میں ہوتا ہے۔ ہمکہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر حکمہ تعلیم غلات کے ایک حکم نامہ کے تحت گردیہ میں بھی اساتذہ کو تعینات کئے گئے ہیں۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور یہ کس اصول کے تحت کیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

گذشتہ سال ۱۹۸۹ء میں بلوچستان کے تمام اضلاع میں مندرجہ ذیل جھوٹی آسامیاں پڑ کی گئی ہیں

ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	جسے دی تعداد اساسی
۵۰	کوئٹہ	۱۰
۲۰	پشین	۷
۱۰	چاغنی	۳
۱۰	لورالائی	۳
۲۰	خربوب	۵
۱۹	قلو سیف اللہ	۶
۱۰	جعفر آباد	۷
۸	کشمکشی	۸
۵	کوہاڑو	۹
۱۰	ڈیرہ بیگی	۱۰
۴۰	قلات	۱۱
۱۰	خاران	۱۲
۱۰	خضدار	۱۳

۰۳	سلیمان	۱۲
۱۰	تربت	۱۵
۰۳	گوادر	۱۶
۱۰	پنجکور	۱۷

(ب) تمام ہے وی اس ائمہ کی تقریر یا ان محکمہ کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق
علمی افسران نے انجام دی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ جے وی پھر ز کی آسامی بیانادی طور پر گردی سے کی ہوتی
ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے قلات سب ڈویژن ۱۹۹۱ء
۲۶ تک مڈل پاس امیدواروں کو اسنٹ پھر گردی ۶ میں لحاظ کی اجازت
دے رکھی ہے۔ جس کے مطابق مڈل پاس اس ائمہ کو قلات سب ڈویژن بطور
اسٹنٹ پھر تعینات کیا گیا ہے۔

(د) چوتھے صلح مذکورہ میں میراڑ پاس اس ائمہ دستیاب نہیں تھے۔ لہذا
حکومت نے پر عایت ۱۹۹۱ء ۱۵-۲۶ تک محکمہ تعلیم کو دی ہے کہ مڈل پاس کا
تقریر بطور اسنٹ پھر گردی ۶ میں کی جا سکے۔

ملک محمد سرور خان کا کوت

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! میں مولانا

صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو انہوں نے حال ہمیں پھر تعینات کئے ہیں۔ اور ایک جسے وہی پھر گریڈ سے میں ہوتا ہے۔ مگر انہوں نے اس گریڈ کو حکم کر کے گریڈ پھٹ کر دیا۔ بے۔ انہوں نے رونز میں یہ ترمیم کس طرح کی ہے؟ اور ان کو کیسے جسے وہی پھر لگایا ہے۔ سنایا ہے کہ یہ اس تھہ پر ائمہ پاکی پاس یا اس سے بھی حکم ہیں۔ ان کو تعینات کرنے کے لئے اور جواز پیدا کرنے کے لئے گریڈ کو حکم کر دیا ہے۔ چبک ہے وہی پھر کے لئے دس پاس ہونا لازمی ہوتا ہے۔ یہ بلوچستان کے ساتھ اور تعلیم کے ساتھ زیادتی ہے۔

وزیر تعلیم

یہاں کا کوت صاحب کو یہ ناگوار لگ رہا ہے؟ جن اصلاح میں

رعایت دی گئی ہے ان میں خضدار مکران اور قلات سب ڈویژن کے کچھ علاقوں میں رعایت دی گئی ہے۔ اور یہ رعایت ۹۰-۱۰-۴۰ ملک ہے۔ ان علاقوں میں میرٹ ک نہیں ملتے ہیں۔ اسی لئے مدل پاس لگائے گئے ہیں۔ یہ حکومت کے

روکن اور پالیسی کے مطابق ہے۔ اگر قلات میں ہم نے مڈل پاس لٹائے میں تو کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑہ۔ آپ نے ان کو کونے قانون کے تحت لٹایا ہے۔ کیا چیف منسٹر سے summarize approve کرائی ہے۔ کیا اس کے لئے چیف منسٹر نے حکم دیا ہے؟ آپ حکومت کو بارہ نام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

وزیر تعلیم۔ یہ پالیسی آپ کے زمانے سے ہے۔ وزیر اعلیٰ کی براحت ہے۔ اور جو میر ک پاس نہیں ہیں۔ ان کو بھاگیں ہے کہ تین سال کے اندر میر ک پاس کریں۔ ورنہ ان کو بھی نو کری سے نکال دیا جائے گا۔

میر صابر علی بلوچ ح۔ (ضمی سوال) کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ پر عایت سرف ضلع قلات کے لئے ہے۔ یادو سرے اضلاع کے لئے بھی ہے۔ اگر بلوچستان کے دیگر کن اضلاع کے لئے ہے تو وہ کوئی نہیں ہے۔

وَزِير تعلیم - میں نے بتا دیا ہے کہ قلات خفندار مکران اور
آوران خاران کے پہنچانے والے علاقوں کے لئے یہ رعایت ہے۔

میر صابر علمی بلوچح - مکران میں وہ ایک جگہ اور ایک پھر کا بتا دیں
کہ ان کو انہوں نے لگایا ہو شرطیہ طالب نہ ہوئے؟

وَزِير تعلیم - وہاں تعلیم بہت کم ہے مڈل میک بھی نہیں
ملتے ہیں۔ میرٹ ک بھی نہیں ہیں۔ ہم کو شش کرو رہے ہیں کہ تعلیم کا معیار
بہتر ہو۔

جنابِ وزیر اسپیکر - اگلے سوال۔

بندے ۲۷۔ ملک محمد سرور خان کا کٹر۔

پیارہ زیرِ تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۸۰-۹۰ کے دوران پر ائمہ۔ مذہل اور مساجد سکولوں کے
لئے ٹاٹ خرید نے کی حد میں کس قدر فنڈ مختص کیا گیا ہے۔ ضلع وار
تفصیل دی جائے۔ نیزاں فنڈ کی تقسیم کس بینا پر کی جاتی ہے
طریقیہ کار سے بھی آگاہ کیا جائے۔

(۱) سال ۱۹۸۹-۹۰ کے دوران صوبہ کے پر ائمہ۔ مذہل اور مساجد
سکولوں کے لئے ٹاٹ خرید نے کی حد میں مبلغ تیس لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی

ہے۔

ضلع وار تفصیل کی مستہ منلک ہے۔ نیزاں فنڈ کی تقسیم طلباء کی تعداد
اور سکولوں کی طلب کو مد نظر رکھنے ہوئے کی جاتی ہے۔
ضلع وار تفصیل برائے تقسیم قسم خریداری ٹاٹ۔۔۔
برائے سال ۱۹۸۹-۹۰ء۔

<u>نمبر شمار</u>	<u>صلح</u>	<u>سال نسل ١٩٨٩-٩٠</u>
۱	کوئٹہ	۳۳۲۶۰۵/-
۲	پشن	۱۸۰۴۰۰۰/-
۳	لورالائی	۹۹,۳۸۸/-
۴	ژروب	۱۳۲۰۰۵/-
۵	قلعہ سیف اللہ	۶۵۰۰۵/-
۶	سیبی	۵۷۰۰۵/-
۷	زیارت	۱۳۲۵۰۵/-
۸	کوہاٹ	۱۵۰۰۵/-
۹	ڈیوبگنی	۳۳۵۰۵/-
۱۰	پچھی	۱۵۷۰۰۵/-
۱۱	تبغ	۱۵۳۵۰۵/-
۱۲	جعفر آباد	۴۸۵۰۵/-
۱۳	خاران	۱۰۷۰۰۵/-
۱۴	قلانت	۱۰۵۵۰۵/-

۲۵۱۰۰۰/-	لس بید	۱۵
۸۴۰۰۰/-	خشدار	۱۶
۱۵۵۵۰۰/-	گوادر	۱۷
۳۷۵۰۰/-	پنجکور	۱۸
۹۳۵۰۰/-	تریت	۱۹
۱۳۵۰۰۰/-		

ملک محمد سرور خان کا کمرٹ۔

جناب اسپیکر! میں مولانا صاحب

سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ان کے پاس یہ سامان تقسیم کرنے کے لئے کونسا مینار یعنی
Chairman's Chair ہے۔ ہمارے قلع پشین کے دیے سکول بھی ہیں۔ جس میں نٹاٹ
ہے نہ کرسی ہے نہ دیگر فرنچس ہے۔ یہ سامان وہ کس طرح تقسیم کرتے ہیں۔

وزیر تعلیم۔

ٹائٹ کرسی وغیرہ تعداد طلباء کو دیکھ کر کرتے میں

اور ضرورت کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔

میسر صابر علی بلوچ

جناب والا! جیسا کہ مزہب نے نکل پڑا کے

متعلق بات کی ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا پا چاہتا ہوں کہ جب ٹاٹ فرنچر وغیرہ خریدیے تھے تو یہ کامہ منسٹری آف انڈسٹری کا ہے۔ فُریا نہست کو خرید کر دیتا ہے۔ دیگر سرکاری قواعد و ضوابط ہوتے ہیں، لیکن اس خریداری میں ان سرکاری اصولوں کو دل نظر لکھا گیا ہے۔ کہ یہ چیزیں متعلقہ محکمہ کے توسط سے خریدی گئی ہیں۔ یا ایجکیشن فُریا نہست نے خود خریدی ہی میں؟

وزیر تعليم

اس کا جواب موجود ہے۔ محکمہ والے خریدتے

ہیں - - -

میسر صابر علی بلوچ

جناب والا! سرکار کا ایک طریقہ کار

ہوتا ہے۔ وہ مختلف اشیاء کی خریداری کرتے ہیں کیا پکار والی پوری کی گئی ہے، کسی نے خرید سے اور کیوں خریدیے؟

وزیر تعلیم - کیا آپ کو یہ چیزوں کی خریدنے پر بھی اعتماد ہے؟
کیا یہ خرید میں یہ قواعد کے مطابق خریدنے جاتے ہیں۔ اس میں کیا
قباحت ہے؟

بخارب ڈیپلائی اسپلائر - اخلاسوال میر جان محمد خان جمالی صاحب کے ہے

نمبر ۱ - میر جان محمد خان جمالی -

کیا وزیر کھیل و ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
اوستہ محمد میں اسپورٹس اسٹیڈیم کے منصوبہ پر اب تک
کس قدر کام ہوا ہے تفصیل دی جائے۔

مسٹر سعید احمد یاگی لوزیر یقانون و پارلیمانی امور -

اوستہ محمد اسٹیڈیم کی تعیسر کے لئے حکومت یلو چنان نے اتنا لیں

لارکھ پھاپس ہزار روپے منظور کئے ہیں۔ روائی مالی سال ۱۹۸۹ء کے حکومت
نے دس لاکھ روپے ملکیہ تعمیرات حکومت بلوچستان کو اگزار کر دیتے ہیں۔
ملکہ کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ اسٹیڈیم کے لئے اراضی حاصل کرتے
کی کارروائی جاری ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی - (ضمی سوال) جناب اسپیکر۔ یادگیر
محصوف یہ تباہیں گے کہ ۴۵ لاکھ ۵ ہزار روپے منظور کیئے گئے ہیں۔ ان کا اصراف وہ
کب شروع کر دینگے۔ اور کتنے عرصے میں مکمل کر دینگے؟

وزیرِ قانون - جناب اسپیکر اس سند میں میں نے اپنے ملکہ
کے افسروں کو حکم دے دیا ہے۔ جیسے ہی زمین ہمارے ملکہ زراعت نہیں
کی جائیگی۔ اس کے ساتھ ہی کام شروع ہو جائے گا۔ اور ایسید ہے کہ جو
بیسے اس سال مختص کئے گئے تھے وہ اسی سال اسٹیڈیم پر خرچ ہو جائیں
گے۔

میر صابر علی بلوچ -

جناب والا! اب ایک نیا مالی سال

آئے والا ہے۔ ایک دُریز ہمینے کے بعد ایک نیا بھوٹ آئے گا۔ ۳۱ لاکھ ۵ ہزار روپے اس کے لئے رکھے گئے تھے، اس چیز کو جانتے ہوئے بھی کہ حکمران میں حاصل کرنے کی کادر والی کسر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس وقت زمین نہیں خضی لیکن اس کے لئے پیسے رکھے گئے۔ کیا اس لاکھ ۵ ہزار روپے کو کسی اور اچھے مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا تھا۔ جب آپ زمین خریدتے ہیں اسی میں کم کی مخالفت نہیں کرو رہا ہوں۔ لیکن کیا یہ نہیں کیا جاسکتا تھا کہ پہلے زمین لے کر رکھتے اور اس کے بعد پیسے مختص کئے جاتے۔

میر جان محمد خان جمالی -

جناب اسپیکر، آپ کی اطلاع کے لئے صرف ہے کہ وزیر صوف صاحب سے زیادہ میں اپھا اسپورٹس میں ہوں میں بتاتا ہوں کہ اس سال ۱۰ لاکھ روپے خرچ ہونگے۔ یہ جاری اسکیم ہے۔

پھر یہ جا کر مکمل ہو گئی۔

وزیرِ فاؤن۔

جناب اسپیکر! معذز زر کن وزر اور پرنسپل

متقید کرتے ہیں۔ لیکن جب میں نے صمنی جواب دیا تو شاید وہ اس وقت کراچی کے ساحل کا سوتھر ہے ہوئے۔ ان کی توجہ کسی اور طرف تھی اور انہوں نے خود تھیں فرمایا کہ زمین دینے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ زمین صرف سی ماہنڈ، ڈبلیو کے حوالے کرنا ہے۔ چونکہ وہ سی۔ اینڈ، ڈبلیو کے وزیر رہ پچھے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ جوں تک دس لاکھ روپے خرچ ہو سکتے ہیں۔

رخصت کی درخواستیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ رخصت کی درخواستیں اگر ہوں تو

سیکر رہتی صاحب پڑھیں۔

مسٹر اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) میر ذوالنقار علی گلی

وزیر نگران ترقیات نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

چناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔

سید عبدالرحمن آغا صاحب، وزیر آپاٹی
دریقات نے کراچی میں مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

چناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سینکڑی اسمبلی - مولوی جان محمد صاحب نے عالمت کے باعث آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

سینکڑی اسمبلی - میر غفور حسین کھوسہ صاحب نے ذاتی مصروفیت کی بنا پر آج اور ۱۲ اپریل ۹۰، کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ।

جناب اپنیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکر ڈمی اسٹبلی - بشیر سعیح صاحب نے ایسٹر کی وجہ سے

آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ہے ؟

جناب اسپیکر -

سوال یہ ہے کہ آپ رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈیپٹی اسپیکر -

آپ کو یاد ہو گا کہ ۱۲ اپریل ۹۰ کے اجلاس میں میں نے جناب محمد ہاشم کی تحریک القوا عنبر ۶ کا فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ اس پر میں اپنی روشنگ دیتا ہوں۔ جو یہ ہے۔

میر محمد ہاشم شاہ ولی نے اپنی تحریک میں لکھا ہے کہ ضلع تربت کے قریب علاقہ مند کے گاؤں ملاچاہ میں پولیس اور میشیار نے ۱۲ اپریل کو آپریشن لیا۔ جس کے دوران گاؤں کا محاصرہ کر کے گھر گھر کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے دوران خواتین کی بے عزتی ہوتے کی یا نا اپر

صورت حال پیچیدہ ہو گئی۔ انتظامیہ کی فائر بگ کی وجہ سے متعدد جانیں ضائع ہو گئیں۔ اور کئی افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ اس عمل سے علاقہ میں خوف و حراس پھیل گیا ہے۔ جیسا کہ تحریک کے متن سے ظاہر ہے کہ یہ واقعہ پورے صوبے کا نہیں بلکہ ایک چھوٹے سے علاقہ محدود تھا۔ اس لئے اسے عوامی اہمیت کا حامل مسئلہ تصور نہیں کیا جاسکتا۔ جبکہ وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ پولیس اور ملیٹیار کی یہ کارروائی امن و امان کو برقرار رکھنے کی غرض سے اور قانون نشکن افراد کے خلاف قانون کے تحت کی گئی ہے۔ اگر کوئی سرکاری ارادہ قانون کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے کوئی قانونی کارروائی کرے تو ایسی صورت میں یہ ایک ایسا مسلمہ پارلیمانی روایت ہے کہ یہ کارروائی تحریک التواہ کا موضوع نہیں بن سکتا۔ علاوہ ازیں وزیر قانون نے یہ بھی کہا ہے کہ اس پورے داقع کی حکومت با قاعدہ تحقیقات کر رہی ہے۔ وزیر قانون کا بیان مستعد سرکاری بیان تصور ہوتا ہے۔ اس بناء پر بھی اس تحریک کو اسیلی کے قواعدہ نمبر ۷۰ اور قواعدہ نمبر ۳۴ کے تحت خلاف ضابطہ قرار دینا ہوں۔

تحریک التواہ مبنیہ

جواب دہپٹی اسپیکر۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ کی تحریک التواہ

ہے۔ پیش کریں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ۔

آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التواہ

پیش کرتا ہوں کہ۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر عوامی اہمیت عامل کے حامل قبیل نویت کے معاملہ پر اسمبلی میں بحث کی جائے۔ یہ کہ اندر میں واڑ سپلائی تحصیل مسلم باغ ضلع قلعہ سیف اللہ کا اسکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام ۸۹-۸۸ میں شامل کیا گیا۔ اور اس اسکیم پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ پاؤپ سیت پانچ لاکھ روپیہ خرچ کر دیا گیا۔ لیکن محکمہ پبلک ہیلتھ انجنئرنگ فیساپرمنٹ نے کام کو بند کر دیا گیا۔ اس کی وجہ مکملہ بذکر معلوم ہو گا۔ لیکن اس کے بعد وزیر پبلک ہیلتھ انجنئرنگ دورہ دروان کام معاونتہ کرنے کے بعد کام دوبارہ شروع کر دیا گیا۔ اب پھر معلوم ہوا ہے کہ

ملکہ تھا نے بغیر وجہ بتلائے۔ کام پھر شد کر دیا ہے۔ اس طرح علاقے کے لوگوں کو بہت پریشان کیا جا رہا ہے۔ جبکہ مالی سال ۹۰-۸۹، ختم ہونے والا ہے۔ الگ کام کو شروع نہ کیا گیا۔ تو اندر بسکے لوگوں کو ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ اس طرح ترقیاتی کاموں کو ختم کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب ڈیمی اسپیکر - عمرک اپنی تحریک التوارکے بارے میں یکھ کہنا چاہئیں گے ۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - جناب والا اپنے اندر نیس والٹر سپلائی جو ضلع قلعہ سیف اللہ تھیں مسلم باغ میں واقع ہے۔ اس کی اسکیم ۱۹-۸۸ء میں منظور کی گئی تھی۔ یہ اے ڈی پی کی اسکیم ہے۔ اور پہلے سال اس کو دوبارہ پھر اے ڈی پی میں شامل کیا گیا ہے۔ اور والٹر سپلائی کا کام شروع کیا گیا۔ اس کے لئے پانچ لاکھ روپے کے پاؤپ منگوائے گئے۔ اور ایک لاکھ روپے کا صادر ڈورک محیی کیا گیا۔ اس کے بعد کسی نامعلوم وجہ کی بنا پر کام روک دیا گیا۔ اس کے بعد خود مولوی عبدالسلام صاحب اس علاقے کے دورے پر گئے تھے پھر ان کے باقاعدہ آرڈرز ہیں۔ کہ اس کام

کو دوبارہ شروع کیا جائے۔ جب وہ کام دوبارہ شروع ہوا تو اس کے پچھوڑوں کے بعد ہی کام دوبارہ مروک دیا گیا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی سکیم ہے۔ اور سال ختم ہونے والا ہے۔ اور یہ آئینو شی کی سکیم ہے۔ اس سے غریب لوگوں کو فائدہ یہ پہنچے گا۔ اگر ہم اس رمضان شریف میں لوگوں کو پانی پینے سے محروم کریں گے تو یہ کون سا اسلامی کام ہے۔ یا کوئی اچھا کام ہے۔ چاہیے کہ ہم لوگوں کی مدد کریں لوگوں کے کام کریں۔ لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کریں۔ ہم صوبائی حکومت کے مشکور ہیں کہ اپسے دور دراز علاقوں میں کام کردار ہی ہے۔ اور پینے کے پانی کی اسکیمیں اور دوسری چیزوں میں دے رہی ہے۔ اگر اس دوران ہم ان اسکیمیوں میں مداخلت شروع کر دیں۔ اور کام بند کرنا شروع کر دیں۔ تو لوگوں کو یہ انقمان ہو گا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ مولوی صاحب نے اس اسکیم کو خود دیکھا ہے اور انہوں نے اس کے لئے حکم بھی جاری کیا تھا۔ پتہ نہیں کیوں انہوں نے اس اسکیم کو بند کر دیا۔ اس کے بارے میں مولوی صاحب خود بتا دیں گے۔ جناب والا! اس تحریک التواہ کا تعلق مولوی عبد السلام صاحب سے ہے۔ مولوی عصمت اللہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اور متعلقہ وزیر اس کا حواب دیں۔ مولانا عصمت اللہ کا حق بھی نہیں بتتا ہے۔ اور

انہیں جواب بھی نہیں دینا چاہیے۔

جناب دبک اسپیکر - سرور کارو صاحب مولانا عصمت اللہ صاحب حکومت کے سینئر وزیر ہیں۔ اگر وہ اس کی دفاعت کر دیں۔ تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ملک محمد سرفراخان سماکرٹ - جناب والا! اگر متعلق وزیر نا اہل یا اس میں تابیت نہیں ہے تو ہمارے وزیر نہیں رکھنا چاہیے۔

مولانا عصمت اللہ وزیر خزانہ - جناب والا! میں اس تحریک التواری کی اس بنیاد پر مخالف کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیان)

مسٹر صابر علی بلوچ - جناب اسپیکر! میں پوامنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ جناب والا! میں پوامنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ جناب اسپیکر آپ الیوان کی کارروائی کو قاعدے اور قانون کے مطابق چلائیں۔ جو تحریک التواری پیش کی گئی

ہے۔ تینیکھی طور پر اس کا جواب وزیر متعلقہ دیں گے۔ یا پھر وزیر پارلیمانی امور دیں گے۔ میں اس توسط سے وزیر خزانہ سے یہ کہوں گا کہ وہ وزیر متعلقہ کو اس کا جواب دے دیں۔ اور میں یہ کہوں گا کہ قواعد و ضوابط کو برقرار رکھا جائے۔ اور ہاؤس و قار کو برابئے میر باقی ملحوظ خاطر رکھیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑٹ۔

(پواستن آف اُڈر) جناب والا!

اگر آپ نے یہ تحریک التواء بحث کے لئے منظور کر لی تو پھر اس پر بحث کی جاسکتی ہے۔ اگر تحریک یا التواء منظور نہیں ہے۔ تو پھر متعلقہ وزیر اس کا جواب دے گا۔ اس کے بعد آپ اس پر اپنا حکم سنائیں۔

مولانا عبد السلام اوزیر سلیک ہمیلتھ و انجینئر۔

بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

جناب والا! آپ نے ایک تحریک التواء و اٹر سپلائی Under Base کے بارے میں پیش کی تھی۔ اس میں ایک اہم جو میں نے دیکھا ہے یہ تھا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میرے شنید میں آیا ہے کہ اس اسکیم پر کام بند کیا گیا ہے۔ سوال کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ پہلے اس ڈیپارمنٹ کے پاس سوال جاتا ہے کہ یہ اسکیم

منقولہ سمجھی ہے۔ اور بند کیوں ہوئی ہے۔ اور جو آپ نے اس پر دوبارہ کام شروع کیا ہے۔ اور جو بعد میں کام بند ہوا تھا وہ کس بنیاد پر تھا۔ میں آپ سے ہمی گزارش کروں گا کیا آپ کو دعوت دون گا کہ آپ میرے دفتر میں آجائیں میں سارا کیس آپ کے سامنے رکھو دوں گا۔ کہ کام کس بنیاد پر بند کیا گیا۔ اور مجھ سکی بنیاد پر اس اسلیم پر کام کرنے کی ہم نے اجازت دے دی اور بعد میں جو آپ ستا ہے وہ صحیح ہے یا غلط ہے اور آپ کو اس کے بارے میں کس بنیاد پر بتایا تھا۔ اس بارے میں میں آپ کو بعد میں جواب دون گا۔ و دسری بات یہ ہے کہ میرے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنے سوال سے ہٹ کر دوسرا باتوں میں لگ چائیں۔ میں آج کل جو اس ماحول کو دیکھنا ہوں نام ہے۔ اسمبلی سیشن۔ اسمبلی سیشن کا ایک ریکارڈ ہوتا ہے کہ اس میں کیا جائز سوتا ہے۔ کیا ناجائز ہوتا ہے۔ اور عوام کی فلاج و پیپلز وکیلے کیا ہوتا ہے کیا نہیں ہوتا۔ اس بات کے لئے ہم نے تیار کیا ہوا ہے۔

جزتاب قومی اسپیکر۔ مولانا صاحب ا آپ تشریف رکھیں۔ میں اس سلسلہ میں کچھ عرض کرتا چاہتا ہوں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا۔

جناب والا! اگر وزیر موصوف مجھے یقین دہانی کرتے ہیں۔ تو میں ان کے فقیر میں جا کر ان سے اس سدلہ میں بات بھی کر لوں گا۔ اگر وہ یقین دہانی کرائیں تو میں اسے پریس نہیں کروں گا۔

وزیر قالون و پلر لیجانی امور۔

محرك لپٹا تحریک کو پریس نہیں کر سہے۔ انہوں نے میرا کام بھی آسان کر دیا۔

وزیر پلیک ہلپٹ انچینٹ رنگ۔

جناب والا! میں مبر موصوف کو صرف حالات سے آگاہ کروں گا کہ صورت حال کیا ہے۔ جھوبات ہم نے بولی ہے اس پر ہم قائم رہیں گے۔ اور آپ کو صحیح پوزیشن پتا دیں گے۔

جناب دُپٹی اسپیکر۔

کا کڑا صاحب آپ اپنی تحریک التوا و پر زور نہیں دے رہے ہیں؟

مولانا فیض اللہ آخوندزادہ -
جنب والا ! اس تحریک کو پیش کرنے

کا سرور خان صاحب کوئی حق نہیں تھا۔ یہ میرے حلقے سے متعلق ہے۔ انہیں
میرے حلقے سے کیا دلچسپی ہے ؟

ملک محمد سرور خان کا کڑ -
جناب والا ! اب جلد میں نے یعنی تحریک
التواء والپس بے لی اور آپ سے منظور کر لیا تواب کسی کو اس پذیرحت کرنے نے
حق نہیں ہے۔ اور بلوچستان میں کہیں بھی کوئی زیادتی ہو میں اس پر یوں سکتا ہوں
اور تحریک النواود پیش کر سکتا ہوں۔

جناب و پیڈا اسپیکر - محرک اپنی تحریک التوا و والپس لینا چاہتے
ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا الہان اس کی اجازت دیتا ہے؟
(تحریک منظور کی لگی)

جواب ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک التواد نتبر و کی بابت اسپیکر

کے فیصلہ کی اطلاع خط کے ذریعہ دی جائے گی۔ تحریک التواد نتبر۔ احمد اسلم
رہنمائی افسوس جان محمد جمالی صاحب پیش کر دیں۔ اس بارے میں صرف اتنی عرض
ہے کہ آپ دونوں میں سے اگر کوئی ایک صورت اپنی تحریک پیش کرے تو زیادہ
بہتر ہو گا۔

میر جان محمد خاں بھالی۔

جواب والا! عرض یہ ہے کہ اس تحریک

کو پڑھے گا۔ ایک لیکن بات دونوں ممبران کر دیں گے۔ اس بات کی آپ
اجازت دیں۔

جواب ڈپٹی اسپیکر۔

اچھی بات ہے۔

تحریک التواء مکنبرہ

جناب امیری اسپیکر۔

ایک مشترکہ تحریک التواء ہے۔ نواب

محمد اسماعیل میسانی صاحب پیش کر رہا۔

نواب محمد اسماعیل خان ریسیمانی۔

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت

سے میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ۔
 آج ہم اس ایوان کی توجہ اس مسئلہ پر مبذول کرنا چاہتے ہیں کہ بلوچستان
 یونیورسٹی میں نئے والیں چانسلر کی تقرری نے ایک امید پیدا کر دی ہے
 کہ یونیورسٹی میں اسلام کی نائش غنڈہ گردی، دھونس اور جیگڑے سے
 وغیرہ جلد از جلد ختم ہوں گے۔ تاکہ طلباء اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔ لیکن آج
 صحیح ایک سیاسی پارٹی کی ذمیں طلباء تنظیم نے نئے والیں چانسلر شوکت حسین
 بلوچ کو ان کی گاڑی سے زبردستی اتنا کران کی بے عذری کی اور ان پر پتوں

نکال کر ان سے تو ہیں آمیر سلوک کیا۔

میں درخواست کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کادر والی روک کراں اس اہم مسئلے پر
بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک القوا، جو بہیں کی گئی یہ ہے کہ۔

آج ہم اس ایوان کی توجہ اس اہم سلچور مبندوں کرنا پاچاہتے ہیں۔ کہ بلوچستان
یونیورسٹی میں نئے والی چالدر کی تقری نے ایک امید پیدا کر دی ہے کہ یونیورسٹی مذا
میں اسلحہ کی ناٹش، عنزوہ گردی، دھونس اور چکروں سے وغیرہ جلد از جلد ختم
ہوں گے۔ تاکہ طلباء اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔ لیکن آج صحیح ایک سیاسی پارٹی کی
فہمی طلباء تنظیم نے نئے والی جانسلر شوکت حسین بلوچ کو ان کی گاڑی سے
زبردستی اتنا کر ان کی پے عزتی کی۔ اور ان پر سپتوں نکال کر ان سے تو ہیں آمیر
سلوک کیا۔۔۔

میں درخواست کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کادر والی روک کراں اس اہم مسئلے
پر بحث کی جائے۔۔۔

نواب محمد اسلام ریسیانی -

جناب اسپیکر! آج ایک افسوس

ناک واقعہ میش آیا جب ایک دن پہلے والی چانسلر صاحب نے طلباء کی ایک تنظیم کو بس فسراہم کرنے سے انکار کیا طلباء نے اس بس کی دیمانڈ کی تھی۔ لیکن دوسرے دن جب والی چانسلر صاحب یونیورسٹی کے ساتھ یپول کراسنگ پر ریڑی نشل ایریا سے یونیورسٹی اُرہے تھے پروفیسر شکور اللہ اور پروفیسر عبد الصمد صاحب ان کے سہراہ تھے، ان پر طلباء نے پتوں نکالا اس دوران طلباء کے ساتھ ہاتھا پائی تک سکن جلپہنچا۔

جناب اسپیکر، اس حکومت کو ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے جب سے انہوں نے ٹیکلہ بکیا ہے۔ ہم نے یہ ایڈ کمر لکھی تھی یہ لوگ پُرمن ما حول قائم رکھیں گے، اور اسے بہتر سے بہتر رکھنے کا کوشش کریں گے۔ لیکن مسئلہ ہے کہ ہمارے جے پر آئی بی لین اسے اور دوسرے دوستوں کی حکومت ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ والی چانسلر جیسے ذمہ دار شخص کو جو صوبے میں گورنر کے بعد سوتا ہے، اور یہ ایک اہم مقدس پیشہ ہے۔ اسے اور دوسرے پروفیسر صاحبان

کو جا کر انک طالب علم دھونٹ و دھلکی دے۔ جناب اسپیکر۔ ہمارا تعلیمی معیار پہلے ہی تباہ ہو چکا ہے۔ گذشتہ بارہ تیرہ مالوں سے ہمارے صوبے کا تعلیمی معیار جتنا گز چکا ہے۔ اتنا کسی اور صوبہ کا نہیں گرا۔ جناب والا! بلوچستان اور سندھ میں تو تعلیمی معیار کا یہ حال ہے۔ کہ ہمارے ایک ایک اسے پاس اسٹوڈنٹ کو گریٹ فل کے ہجے یعنی اسپلینگ نہیں آتے وہ یہ بھی نہیں لکھ سکتا۔ اس طرح گزارہ کیسے ہو گا۔ اسے گرانٹ لکھنا نہیں آتا۔ جناب اسپیکر، آج تو میں یہاں کھڑا ہوں دس بیس سال بعد میں سرکھپ چاؤں گا، نئی پود آئے گی۔ جبکہ نظام تعلیم کر رہا ہے۔ موجودہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط سمجھنے اُٹھنے بیٹھنے کے آداب پر زگ لوگ (مداخلت)

جناب اسپیکر۔

نواب صاحب رجہ نکہ یہ تحریک اب تک بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے ... (مداخلت)

نواب محمد اسلم ریسائی -

جناب والا! تعلیمی اداروں میں خاطرخواہ اقدامات نہیں کئے ...
قائم کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں خاطرخواہ اقدامات نہیں کئے ...
(مداخلت) (قطعہ کلامیاں) ہر مسلوں میں میرٹ کی بنیاد پر ... (مداخلت)

جناب ڈپی اسکرپٹ پلیٹ آپ بیٹھ جائیں ابھی تک یہ بحث کے لئے منتظر
نہیں ہوئی۔ تو اب صاحب آپ نے تو شروع کر دی ہے۔ (قطعہ کلامی)
جان محمد جمالی صاحب آپ بھی فرمائیں۔ آپ کی باری ہے۔ ٹاک ٹھیکان
رکھیں۔ - - - - -

میر جان محمد خان جمالی - جناب اسپیکر ان کو دل کا

غبار نکالنے دیتے تو اچھا تھا۔ بہر حال۔ جناب والا ہا بڑی مشکل سے یونیورسٹی کے
لئے ایک والٹ چانسلر اپنٹ کیا ہوا ہے۔ وہ بھی اسلام آباد سے لانا پڑا۔
ہمارا واحد یونیورسٹی ہے۔ مکن طور پر اپریشن ہے۔ والٹ چانسلر کا مقام
بلند اور فاصلہ احترام ہوتا ہے۔ ہمارے یورگ اور سہ تو اس لشنا سے تعلق رکھتے ہیں
کہ ہمارے سامنے استاد آئیں اور کوئی سگر پٹ نوشتی کر رہے ہوں۔ تو سگریٹ
چھپتا لیتے تھے۔ اور احتراماً کھڑے ہو جلتے ہیں۔ یہ یونیورسٹی کافی عرصہ تک
بغیر رو سی کے رہی ہے۔ ان کی اپنٹمنٹ کے بعد ہی ہاسٹل میں محروم

کی الائمنت ہو گئی ہے۔ میں آپ کا دھیان اس طرف لے جانا چاہتا ہوں کہ جو حالات کو رکھ میں رہے ہیں۔ رمضان المبارک کے مبارک مہینے میں ہر تالیں ہر ہیں دفعہ ایک سو چھوٹیں کی خلاف وزیری کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں یہ بلوچستان اور خصوصاً کوئٹہ کے پروامن ماحول کو خراب کرنے کی سازش ہے۔ لہذا میں قائد ایوان سے گزارش کروں کہ وہ اس کی تحقیقات کرائیں۔ یہ کہیں۔ کسی طوفان کا پیش خبر تو نہیں۔ کیونکہ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں بڑی ہو جاتی ہیں۔ کماہی میں ایک استوڈنٹ مر گیا تو نفس افسی ہو گئی۔ میں ان دلائل کے ساتھ قائد ایوان سے آپ کے توسط سے کہوں گا کہ کوئٹہ کے پروامن ماحول کو خراب کرنے کے بارے میں تحقیقات کرائیں۔

ملک محمد سرور خان کا کمرہ۔

جناب اسپیکر۔ میں مجھی آپ سے گزارش

کروں گا کہ قائد ایوان کوئی ایک دن لاءِ اینڈ آرڈر کے حالات پر وسکشن کرنے کے لئے مقرر کریں۔ اس اسمبلی کو ایک سال گزرنے کے بعد لاءِ اینڈ آرڈر سچوائیں کی صورت حال پر ایوان میں بحث ہوتی چاہیئے۔ لہذا میں آپ کے توسط سے نواب صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اگر سند کریں تو یہ بہتر ہو گا۔

مسٹر سید احمد ہاشمی وزیر قانون۔

جناب اسپیکر۔ اس تحریک

التواد کے سلسلے میں ایوان کے معاون ارکین کے جذبات کی حکومت کو قدر ہے، لیکن جس وقت یہ تحریک التواد اسمبلی سیکریٹریٹ میں داخل ہوئی۔ اس وقت حکومت کو سرکاری طور پر اس واقعہ کی اطلاع موجو دہیں تھیں۔ لیکن غیر سرکاری ذرائع اور مختلف ذرائع سے حکومت تک جو بات ہنچی ہے، وہ بھی اسی طرح ہے۔ جیسے یہاں بیان کیا گیا ہے، یعنی کل طبیاء کی ایک تنظیم نے ٹرانسپورٹ مانگی تھی، اور واسُس چانسلر صاحب جو کسی وجہ سے انہیں نہ دے پائے، تو اس کے بعد انہوں نے والُس چانسلر صاحب کے ساتھ زمان درازی کی اس بناء پر ملنخ کلامی ہبھی۔ اس واقعہ کی مزید تفصیل ہم حاصل نہ کر پائے اور ہم اس کی روشنی میں تصدیق نہیں کر سکتے۔

جناب اسپیکر، والُس چانسلر صاحب کو اسلام آباد جانا تھا ہذا وہ بھی تشریف لے گئے تھیں۔ ان سے ہم نے رابطہ قائم کیا تھا تا ہم انہوں نے ذاتی طور پر کوئی رپورٹ درج نہیں کرائی ہے۔ ان کی والی پر حکومت اس بارے میں مزید معلومات حاصل کر گئی جناب والا ماڈل صرف آج کا واقعہ بلکہ بعض دیگر واقعات بھی ہو رہے ہیں، خصوصاً شہر کی

فضا کو خراب کرنے کے لئے تاہم حکومت ان پر گھری نظر رکھنے ہوئے ہے۔ اور اسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر آپ کی اجازت ہو تو اسی کی الگی نشست میں تمام معلومات عاصل کر کے ہم ایوان کے سامنے آئیں گے۔
تاہم اگر معزز محرک اپنی تحریک کو پریس کرنا چاہیں تو۔

جناب اسپیکر -
اس تحریک کا فیصلہ الگی اجلاس میں کیا جائے گا۔

آڈٹ روپ ٹول کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب اسپیکر -
اب وزیر خزانہ ایوان کی میز پر آڈٹ
رپورٹیں رکھیں گے۔۔۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے یہ درج ذیل آڈٹ رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

۱۔ تصریفات حسابات حکومت بلوچستان برائے سال ۱۹۸۷-۸۸ء

۲۔ مالی حسابات حکومت بلوچستان برائے سال ۱۹۸۷-۸۸ء

جناب ڈپٹی اسپیکر - آڑھ رپورٹ ایوان کی منزد پر لکھ دی گئیں۔

اب سرکاری کارروائی برائے قانون سازی کا وقفو ہے۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی -

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب وزیر متعلقہ صوبائی اسمبلی کے اراکین کے مشاہرات
مواجبات کا مسودہ قانون پیش کریں۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات اور مواجبات) کا (ترمیمی)
مسودہ قانون مصادرہ ۱۹۹۰ء (مسودہ قانون نمبر ۶۴)

سید احمد ہمای (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر آپ

کی اجازت سے میں بلوچستان صوبائی اسمبلی اراکین کے مشاہرات مواجبات ا

کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء، ایوان پیش کرتا ہوں

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی ارکین کے

(مشاہرات مواجهات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء، ایوان میں پیش کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

وزیر قانون الگی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان

صوبائی اسمبلی ارکین کے مشاہرات اور مواجهات کے (ترمیمی) مسودہ
قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار محرب ۱۹۷۲ء کے
کے قاعدہ نمبر ۸۲ کی مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی
کے ارکین کے مشاہرات مواجهات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء
کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار محرب ۱۹۷۲ء کے قاعدہ

نمبر ۸۳ کی مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑہ۔

جناب والا ایں اس تحریک

کی مخالفت کرتا ہوں کہ میں یہ تحریک عرض کرتا ہوں کہ اس بل کو متعلق سینڈ نگ
لجمیٹی کے پسروں کر دیا جائے۔ مالکہ وہ اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے۔ اور
اس پر غور و خوبص کریں۔ بل کو متعلق سینڈ نگ لجمیٹی کے پاس بھیجننا ایک اسمبلی
کی اچھی روایت بھی ہوگی۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب والا ایں بھی اس تحریک

کی مخالفت کرتا ہوں۔ آپ اس بل کو متعلق سینڈ نگ لجمیٹی کے پاس بھیج دیں تو
بہتر ہو گا۔ اور اسے یہ موقع مل سکے گا کہ اس پر زید غور و خوبص کرے اور ممبران
کو بھی بحث کرنے کا موقع مل سکے گا کیونکہ یہ بل ممبران سے متعلق ہے وہ سب
اس میں برابر کے شریک ہیں۔ شاید ہم اس میں تراویہم بھی دے سکیں۔

میر جان محمد خان جمالی۔

جناب والا یہ بل ہم ممبران

سے متعلق ہے۔ وزیر قانون صاحب اے جلدی میں پیش کر دے ہے میں۔ اور پاس کرانا چاہتے ہیں۔ لہیں یہ جلدی میں ہمیں دھوکہ تو نہیں دے رہے ہیں؟ اس کو دیکھتا ہو گا تاکہ ہم اس میں تزامن بھی کر سکیں۔ اور منظور بھی کر سکیں۔ اس بل کو آپ سینئنڈ نگر بھیٹی کے سپرد کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! اگر ممبران کی یہ رائے کہ بل سینئنڈ نگر بھیٹی کے پاس جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ ہم تو وعدہ کے مطابق یہ بل لائے ہیں۔ اور ایوان میں پیش کر دیا ہے۔ تاکہ پھر ممبران کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب دسپی اسپیکر۔ ایوان کی رائے کے مطابق یہ بل سینئنڈ نگر بھیٹی کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی رپورٹ پیش کرے۔ جب یہ تحریک منظور نہیں ہو گئی ہے۔ تو خود تھوڑا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بل سینئنڈ نگر بھیٹی کو چلا جائے گا۔

جناب ڈیپی اسپیکر -

وزیر متعلقہ اگلام سودہ قانون

پیش کریں۔۔۔

(بلوچستان ابتدائی تعلیم کا مسودہ قانون مصدر ۱۹۹۰ء)

مولانا غلام مصطفیٰ (وزیر تعلیم)

جناب اسپیکر! میں آپ کی

اجازت سے بلوچستان ابتدائی تعلیم کا مسودہ قانون مصدر ۱۹۹۰ء ایوان میں
پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈیپی اسپیکر -

بلوچستان ابتدائی تعلیم کا مسودہ قانون

مصدر ۱۹۹۰ء ایوان میں پیش ہوا۔

جناب ڈیپی اسپیکر -

وزیر متعلقہ اعلیٰ سخریک پیش کریں۔

وزیر تعلیم۔

جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان ابتدائی تعلیم کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و المقتضیات کار محیریہ ۱۹۷۳ء کے قاعدہ نمبر ۸۲ کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب وزیر اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ۔

بلوچستان ابتدائی تعلیم کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و المقتضیات کار محیریہ ۱۹۷۳ء کے قاعدہ نمبر ۸۲ کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

ملک محمد سرو رخان کا کفر

جناب والا! میں اس تحریک کی منافع

کرتا ہوں پہلے بلوچستان صوبائی اسمبلی کی یہ روایت رہی ہے کہ جب کوئی بل بہماں پیش ہوتا ہے۔ وہ سینئر بگ کیوںی کہ بسا جاتا ہے۔ یہ افسوس کا مقام ہے۔

کہ گزشتہ ایک سال سے یہ روایت چل پڑی ہے۔ کہاں ہر بل کو جلدی میں پاس کرایا جاتا ہے۔ بل اسی وقت پیش ہوتا ہے پر مقنیبات سے ستئی قرار دے کر میں کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ لپھی روایت نہیں ہے یہ غلط بات ہے۔ اسمبلی کی سینڈنگ کمیٹی کس مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں۔ آپ ان کو بھی موقع دیں۔ تاکہ وہ بھی کام کریں۔ ان کو ہی کام کرنا چاہیئے تاکہ وہ سیکھ اور اسمبلی کی کارروائی ہتر ہو وہ سمجھ سکیں۔ ہم اس تحریک کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور بحث ہے کہ یہ بل متعلقہ سینڈنگ کمیٹی کو بھیجی جائے۔ تاکہ کمیٹی اس پر غور و خوشن کرے۔ اور اسے مزید ہتر بنانکر اسمبلی کے سامنے پیش کر سکے۔ لہذا اس بنا پر میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

سردار محمد خان باروزی

جناب اپیکر۔ میں بھی اس تحریک کی مخالفت

کرتا ہوں یہ بل سابقہ بل سے کہیں زیادہ الجھا ہوا ہے۔ اور سابقہ بل کی نسبت اس پہنچ پادہ غور و خومنی کرنے کی ضرورت ہے۔ زیادہ صلاح مشور سے کی ضرورت ہے۔ میں بل کی تفصیلات کے متعلق ابھی تو پچھہ نہیں عرض کروں گا۔ لیکن ابھی یہ کہوں گا بل کے اندر ایسے صورت حال سے دوچار ہو ناپڑے کہ یو چنان میں صرف تین زلمیں نہیں ہیں۔ ایسا نہیں ہے تعلیم کی ایک علیحدہ افادیت ہے

اس سے پہلے والے ایک بل کو بھی آپ نے مزید غور و خوفن کے لئے کمپنی کے سپرد کر دی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس کو غور و فکر کے لئے سینڈنگ کمپنی کے سپرد کرد یا جائے تاکہ وہ اس کی چھان بین کر سکے۔ اور ایوان میں رپوٹ پیش کر سکے۔ اس پر سنچمدگی سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

و تریق الون و پارلیامنی امور۔

جناب والا! الگ یہ بل بھی سینڈنگ کمپنی کے پاس بے شک جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ کمپنی کی نشست نہیں ہو پاتی ہے۔ اور یہ دیر لگادیتی ہے۔ یہ ہمارے صوبے میں تعلیم کے مسائل سے متعلق اہم بل ہے۔ آپ کی مرضی مجھے اعتراض نہ ہو گا۔

جناب فرمی اسپیکر۔

چونکہ تحریک منظور نہیں ہوئی۔ لہذا بل متعلقہ سینڈنگ کمپنی کو توجیجی جاتی ہے۔ اور ہدایات کی جاتی ہے کہ اس کا اجلاس جلد سے جلد منعقد کیا جائے۔ اور اس کا اجلاس بلا کرا سے حقیقی شکل دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔
وزیر تعلیم دوسرا مسودہ قانون پیش کریں۔

(بلوچستان مادری زبان کے استعمال مسوودہ قانون مصدر ۱۹۹۰ء)

مولانا غلام مصطفیٰ وزیر تعلیم۔
جناب اسپیکر ایں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان مادری زبان کے استعمال کا مسودہ قانون مصدر ۱۹۹۰ء ارایوں میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔
بلوچستان مادری زبان کے استعمال کا مسودہ قانون مصدر ۱۹۹۰ء، ارایوں میں پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔
وزیر متعلقہ الگی تحریک پیش کریں۔

وزیریہ تعلیم -

میں یہ تحیر کیک پیش کرتا ہوں کہ۔

بلوچستان مادری زبان کے استعمال کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو
بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار بھری ۱۹۷۲ء کے قواعدہ نمبر ۳۷
کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جواب ڈپٹی اسٹریکٹر - تحیر یہ ہے کہ۔

بلوچستان مادری زبان کے استعمال کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو بلوچستان
صوبائی اسمبلی کے قواعدہ انضباط کار بھری ۱۹۷۲ء کے قواعدہ نمبر ۳۷ کے
مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

میر صابر علی ملتوح -

جناب والا اپس اس تحیر کی مخالفت کرتا ہوں۔

جیسا کہ پہلے مل سینڈنگ کمیٹی کو بھیج گئے ہیں۔ اس مل کا تعلق بھی تعلیم سے ہے
یہ سمجھتا ہوں کہ اس مل کو بھی سینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجی جائے یا تاکہ وہ اس پر

مزید غور و خوشن کسے اور اپنی رپورٹ الیوان میں پیش کرے۔

وزیرِ قاولوں و پارلیمنٹ امور۔

جناب والا بمحض کوئی اعتراض

نہیں ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب والا! تاریخ بنادی جائے کہ کب ان

کمیٹیز کے اجلاس ہوتے گے۔ اور بل کب واپس پیش کئے جائیں گے۔

وزیرِ قاولوں و پارلیمنٹ امور۔

ابیہ الیوان کے ذمہ داری ہے۔ اور

کمیٹیز کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ کب اجلاس بلا تے ہیں۔ اور کب رپورٹ پیش کرتے

ہیں۔ اب حکومت کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی تاخیر بھی ہوتی ہے۔

تو حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسی۔

جناب والا میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا

ہوں کہ یہ مادری زبان بل پیش کی گیا ہے۔ یہ بہت بیچدیہ مسئلہ ہے۔ لیونکہ انہوں نے

صرف پر اپنی بمعنی اور شہتو کو مادری زبان تصریح دیا ہے۔ اس کے پر عکس بلوچستان میں سرا ایلکی سند صی اور فارسی بھی بدلی جاتی ہے۔ اور جہاں تک مادری زبان پر تعلق ہے تو ہمارے جو مجاہی بھی اور سبی میں رہتے ہیں وہ سرا ایلکی اور سندھی بولتے ہیں لہ پران کی مدد یا زبانیں ہیں۔ اور یہ بل آپنے مادری زبان کو تعلیم پنانے کے لئے پڑھ لیا ہے۔ آپ اس بارے میں ماہرین تعلیم سے بھی رائے لینے چاہئے تھیں۔
 بے شک اس میں دیر بون حکم نہیں بلکہ سبھر تک ہو جائے۔ پھر وہ نہیں ہے آپ ہماری تعلیم کو بلا میں۔ ان کی رائے میں آپ سارے متعلق پہلوؤں کو سوچیں آپ سرو سے کریں۔ اور دیکھیں کہ بلوچستان کے کتنے علاقوں میں کوئی نہ مانیں ہوں جاتی ہیں۔ مثلاً لور الائی میں بھی ایسے لوگ ہیں جو پر اپنی بولتے ہیں۔ اور ضلع بودھی میں ایسے لوگ ہیں جو سرا ایلکی سے ملتی جلتی زبان بولتے ہیں۔ ہمارے جعفر مجاہی میں وہ بھی سرا ایلکی زبان بولتے ہیں۔ بلوچستان کی مادری زبانیں ہیں۔ جاموٹ ہیں۔ وہ سندھی بولتے ہیں۔ ہمارے بزدار اور مکھیر ان سرا ایلکی سے ملتی جلتی زبان بولتے ہیں۔ اس مسئلہ کو تفصیل سے دیکھنا ہو گا۔ میں اس مسئلہ کی حمایت کرتے ہوئے یہ بھتیا ہوں کہ آپ اس کو سینئنڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ وہ اپنی رپورٹ ہمیشہ کرے۔

پسر جان محمد خاں جمالی۔

جناب والا! آپ اسے سیدنا مول

لیعنی کے حوالہ کر دیں۔ اور مجھیں جلد سے جلد البران میں رپورٹ ہیش کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

نواب صاحب یہ بات تو منقصہ بھی کہی جاسکتی

بھی کہ پشتون بلکہ اور براہمی کے علاوہ ہمارے مختلف تر بانیں ہوئی جاتی ہیں
ان کے متعلق بھی حکومت خود کرے۔

نواب محمد اسماعیل ریسیانی۔

جناب والا! اہم، اس پارٹی میں حکومت

کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایک بہت وحیدہ مسئلہ ہے۔ ماہرین تعلیم سے
اس کے متعلق مشورہ لینا ہو گا۔ صرف ملکیتیں کردیتیں سے مسئلہ حل نہیں ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

چور کو تحریک منظور نہیں ہوئی ہے۔ لہذا

یہ بل بھی سیدنا مول لیعنی کے حوالہ کی جاتی ہے۔ مجھیں اپنا اجلاس بیوکر اپنی

کارروائی مکمل کرے اور جلد اپوان میں اپورہ روپیش کرے۔

جھنپ طبی اپسیکر

اب اجلاس کی کارروائی ۱۸ اگسٹ ۱۹۹۰ء

شام تین بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

لغت: اجلاس کے اختتام سے قبل دعا کی گئی

(اس پہر پانچ بجکر پندرہ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس

مودع، ۱۸ اگسٹ ۱۹۹۰ء (بروز چہار شنبہ)

تین بجے سپہر تک کے لئے ملتوی ہو گیا)